﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 15 | جمعۃ المبارک 29/اگست 2008ء | شمارہ 35

28/شعبان 1429 ہجری قمری ❁ 29/ظہور 1387 ہجری شمسی

آنحضرتؐ کے سب سے نزدیک

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کے دن لوگوں میں میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو اُن میں سے سب سے زیادہ مجھ پر دُرود بھیجنے والا ہوگا“۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب فضل الصلوٰۃ علی النبیؐ۔ حدیث نمبر 446)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نہایت مُضر اعتقاد جس سے اسلام کی روحانیت کو بہت ضرر پہنچ رہا ہے یہ ہے کہ یہ تمام مولوی ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو تمام دنیا کو خون میں غرق کردے اور خروج کرتے ہی قتل کرنا شروع کردے اور یہی علامتیں اپنے فرضی مسیح کی رکھی ہوئی ہیں۔ ایسے خیالات کے آدمی کسی قوم کے سچّے خیرخواہ نہیں بن سکتے بلکہ ان کے ساتھ اکیلے سفر کرنا بھی خوف کی جگہ ہے۔

ایسے بیہودہ مسائل کو اسلام کی جزو قرار دینا اور نعوذ باللہ قرآنی تعلیم سمجھنا اسلام سے ہنسی کرنا ہے اور مخالفوں کو ٹھٹھے کا موقعہ دینا ہے۔

”اور نہایت مضر اعتقاد جس سے اسلام کی روحانیت کو بہت ضرر پہنچ رہا ہے یہ ہے کہ یہ تمام مولوی ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو تمام دنیا کو خون میں غرق کردے اور خروج کرتے ہی قتل کرنا شروع کردے اور یہی علامتیں اپنے فرضی مسیح کی رکھی ہوئی ہیں کہ وہ آسمان سے اترتے ہی تمام کافروں کو قتل کردے گا اور وہی بچے گا جو مسلمان ہوجائے۔ ایسے خیالات کے آدمی کسی قوم کے سچّے خیرخواہ نہیں بن سکتے بلکہ ان کے ساتھ اکیلے سفر کرنا بھی خوف کی جگہ ہے۔ شاید کسی وقت کافر سمجھ کر قتل نہ کردیں۔ اور اپنے اندر کے کفر سے بے خبر ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے بیہودہ مسائل کو اسلام کی جزو قرار دینا اور نعوذ باللہ قرآنی تعلیم سمجھنا اسلام سے ہنسی کرنا ہے اور مخالفوں کو ٹھٹھے کا موقعہ دینا ہے۔ کوئی عقل اس بات کو تجویز نہیں کرسکتی کہ کوئی شخص آتے ہی بغیر اتمام حجت کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کردے یا جس گورنمنٹ کے تحت میں زندگی بسر کرے اُسی کی تباہی کے گھات میں لگا رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی روحیں بکلّی مسخ ہوچکی ہیں اور انسانی ہمدردی کی خصلتیں بتمامہا ان کے اندر سے مسلوب ہوگئی ہیں یا خالقِ حقیقی نے پیدا ہی نہیں کیں۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے نہ معلوم کہ ہمارے اس بیان سے وہ لوگ کس قدر جلیں گے اور کیسے منہ مروڑ مروڑ کر کافر کہیں گے مگر ہمیں اُن کی اس تکفیر کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہر ایک شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

ہمیں قرآن شریف کی کسی آیت میں یہ تعلیم نظر نہیں آتی کہ بے اتمام حجت مخالفوں کو قتل کرنا شروع کردیا جاوے۔ ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس تک کفار کے جور و جفا پر صبر کیا۔ بہت سے دُکھ دئے گئے دم نہ مارا۔ بہت سے اصحاب اور عزیز قتل کئے گئے ایک ذرا مقابلہ نہ کیا اور دُکھوں سے پیسے گئے مگر سوائے صبر کے کچھ نہیں کیا۔ آخر جب کفار کے ظلم حد سے بڑھ گئے اور انہوں نے چاہا کہ سب کو قتل کرکے اسلام کو نابود ہی کردیں تب خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو اُن بھیڑیوں کے ہاتھ سے مدینہ میں سلامت پہنچا دیا۔ حقیقت میں وہی دن تھا کہ جب آسمان پر ظالموں کو سزا دینے کے لئے تجویز ٹھہر گئی۔ تا دل مردِ خُدا نامد بدرد۔ ہیچ قومے راخُدا رُسوا نکرد۔ مگر افسوس کہ کافروں نے اسی پر بس نہ کیا بلکہ قتل کے لئے تعاقب کیا اور کئی چڑھائیاں کیں اور طرح طرح کے دُکھ پہنچائے۔ آخر وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اپنے بیشمار گناہوں کی وجہ سے اس لائق ٹھہر گئے کہ اُن پر عذاب نازل ہو۔ اگر ان کی شرارتیں اس حد تک نہ پہنچتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز تلوار نہ اٹھاتے مگر جنہوں نے تلواریں اٹھائیں اور خدا تعالیٰ کے حضور میں بیباک اور ظالم ثابت ہوئے وہ تلواروں سے ہی مارے گئے۔ غرض جہاد نبوی کی یہ صورت ہے جس سے اہل علم بے خبر نہیں اور قرآن میں یہ ہدایتیں موجود ہیں کہ جو لوگ نیکی کریں تم بھی ان کے ساتھ نیکی کرو۔ جو تمہیں پناہ دیں ان کے شکرگزار بنے رہو۔ اور جو لوگ تمہیں دُکھ نہیں دیتے ان کو تم بھی دُکھ مت دو۔ مگر اس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر افسوس ہے کہ وہ نیکی کی جگہ بدی کرنے کو تیار ہیں اور ایمانی رُوحانیت اور انسانی رحم سے خالی۔ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ آمین“۔

(اشتہار مطبوعہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 403-404۔ مطبوعہ لندن)

خلافت ہی اتحاد اور تنظیم قائم کرنے کا اصل ذریعہ ہے۔ سیاسی اور مادی مفادات پر مبنی اتحاد کبھی دیرپا نہیں ہوتے۔

آج مسیح محمدی اور خلفائے احمدیت ہی وہ المطہرون، وہ موعود رجال فارس اور سفرۃ کرام بررۃ ہیں جن کے ہاتھوں میں خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی سچی خدمت اور اس کی عظمت کے اظہار کا علم تھمایا ہے۔

دور آخرین میں قائم ہونے والی خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ دراصل خلافت راشدہ ہی کا احیاء اور دوبارہ قیام ہے۔ اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے بھی ملتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی اس کو ظاہر کررہی ہے۔

(جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے صبح کے اجلاس میں مکرم راویل بخارائف صاحب، مکرم نصیر احمد قمر صاحب اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی تقاریر۔)

لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں حضور انور کی تشریف آوری۔ تقسیم اسناد و میڈلز اور مقابلہ مضمون نویسی میں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنات میں تقسیم انعامات

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

دوسرے روز کی کارروائی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کی کارروائی پروگرام کے مطابق صبح ٹھیک دس بجے مکرم مولانا عبدالباسط صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی صدارت میں شروع ہوئی۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب آف قادیان نے تلاوت قرآن کریم کی جس میں آپ نے آیت الکرسی سمیت دو آیات کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم محمد اسحٰق صاحب آف جرمنی نے حضرت

اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پر معارف منظوم کلام ''جمال وحسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے'' خوش الحانی سے سنایا۔اس کے بعد علماء سلسلہ کی تقاریر ہوئیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

سب سے پہلے **مکرم راویل بخارائف صاحب نے ''عصر حاضر میں خلافت کی اہمیت''** کے موضوع پر انگریزی میں خطاب کیا۔مکرم راویل صاحب نے اپنی تقریر کے آغاز میں فرمایا کہ دنیا میں ہر چیز کے ظاہر و باطن دو پہلو ہوتے ہیں اور خلافت کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے ہمیں تصویر کے دونوں رخ یعنی ظاہر و باطن کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں پرکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں سورۃ النصر میں مومنوں سے اللہ تعالیٰ نے مدد کا وعدہ فرمایا ہے اور آنحضورؐ اور ان کے خلفاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مومنوں سے کلام کرتا ہے۔

مکرم راویل صاحب نے فرمایا کہ خلافت ہی اتحاد اور تنظیم قائم کرنے کا اصل ذریعہ ہے۔اور آج دنیا میں سچا اتحاد اور بھائی چارا احمدیت کے سائے تلے ہی ملتا ہے جو کہ روحانیت پر مبنی ہے جبکہ باقی دنیا سیاسی اور مادی مفاد پر مبنی اتحاد قائم کرتی ہے جو کبھی دیرپا نہیں ہوتا اور سوسائٹی میں انتشار کا باعث بنتا ہے۔جمہوریت کے نام پر خونی جنگیں لڑی جاتی ہیں اور تیسری دنیا کے ممالک کا خون چوسا جارہا ہے۔اور تمام بدعتیں سوسائٹی میں پھیل رہی ہیں۔یہ نتیجہ ہے سیاسی اور مادی مفاد پر مبنی اتحاد کا کیونکہ آج کی دنیا دین سے دور ہوتی جارہی ہے۔

مکرم راویل صاحب نے بتایا کہ قرآن کریم ہمیں بار بار یہ ہدایت دیتا ہے کہ ہم اپنے اردگرد کے ماحول کا مشاہدہ کریں اور اس سے سبق سیکھیں۔مثال کے طور پر ہم جانوروں کی دنیا پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی بقا کے لئے اتحاد ایک اہم اور نمایاں چیز ہے۔ہم انسانوں کو بھی ان سے سبق سیکھنا چاہئے اور آج مومنوں کی وحدت کا ذریعہ صرف اور صرف خلافت ہے۔نظام خلافت کی برکت سے ہی مومنین اپنی کمزوریوں کو دور کر سکتے ہیں اور روحانیت میں ترقی کر سکتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوگی اور یہ پیشگوئی آج خلافت احمدیہ کی صورت میں پوری ہورہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ چونکہ انسان کی زندگی محدود ہے اس لئے ایک نبی کے بعد خلافت کے ذریعہ اس کا کام تکمیل پذیر ہوتا ہے۔

مکرم راویل بخارائف صاحب نے فرمایا کہ خلافت سے وابستہ رہنے میں ہی جماعت ہمیشہ محفوظ رہے گی کیونکہ خلیفۂ وقت ہمیشہ آنحضورؐ کے اُسوہ کی روشنی میں ہمیں ہدایات دے کر ہماری رہنمائی فرماتے ہیں۔

آخر میں فاضل مقرر نے احباب جماعت کی توجہ 27رمئی 2008ء کے اس عہد کی طرف مبذول کروائی جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے احمدیوں سے اشاعت اسلام اور استحکام خلافت کے سلسلہ میں لیا تھا۔اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عہد وفا کو احسن رنگ میں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم راویل بخارائف صاحب کے بعد **''خلافت احمدیہ اور خدمت قرآن'' کے موضوع پر مکرم نصیر احمد صاحب قمر،** ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن نے اردو میں تقریر کی۔آپ نے سورۃ الجمعۃ کی آیات تین اور چار کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد بتایا کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ کون ہیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی نسل میں سے ایک شخص اور بعض روایات میں ہے کہ ایک سے زائد شخص کھڑے کرے گا جو ایمان کو ثریا سے واپس لائیں گے۔

فاضل مقرر نے قرآنی آیات، احادیث مبارکہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ یہ زمانہ تیرھویں صدی ہجری کا زمانہ تھا جو ضعف اسلام کا زمانہ تھا۔جب قرآن دنیا سے اٹھ گیا تھا۔مسلمانوں میں کئی قسم کی اعتقادی و عملی غلطیاں راہ پا گئی تھیں۔قرآن مجید پر عمل باقی نہیں رہا تھا، کئی آیات کو منسوخ مانا جاتا تھا۔بعض لوگوں نے روایات کو قرآن پر مقدم کرلیا تھا۔غیر مسلم بھی قرآن پر حملہ آور تھے۔اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔آپ نے غیروں کو للکارا اور قرآنی حقائق و معارف بیان فرمائے۔مسلمانوں کی غلطیوں کی اصلاح کی اور ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جس کو قرآنی علوم سے مالا مال فرمایا۔

مکرم نصیر قمر صاحب نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچی خدمت قرآن کے اسلوب سکھائے۔چنانچہ آپ نے خدمت قرآن کی جو راہیں روشن فرمائیں اور جو اسلوب سکھائے ان تمام راہوں پر آپ کے خلفاء نے قدم آگے بڑھائے۔مقرر موصوف نے بتایا کہ کس طرح قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی اشاعت کا کام خلفاء احمدیت کی نگرانی میں پروان چڑھا اور اس وقت تک 68 زبانوں میں مکمل تراجم قرآن کریم شائع ہو چکے ہیں اور متعدد تراجم زیر تکمیل ہیں یا ان پر کام ہو رہا ہے۔یہ سعادت دنیا کی کسی اور جماعت یا ملک کو حاصل نہیں۔یہ سعادت خلافت احمدیہ سے وابستہ جماعت کو نصیب ہوئی اور یہ خلافت ہی کی برکت ہے۔

مقرر موصوف نے بتایا کہ خلفائے کرام نے جماعت کے اندر قرآن مجید کی تعلیم و تعلّم کو رائج کرنے کے لئے مستحکم نظام قائم فرمایا۔اسی طرح حاملین قرآن کی جماعت تیار کی اور مبلغین کا ایک جال پھیلا دیا۔خلفاء مسیح موعود کے خطبات، خطابات، درس و تدریس، ان کی تحریرات، پیغامات سبھی قرآن کے نورانی منبع سے فیضیافتہ ہیں۔خلافت احمدیہ کی تاریخ میں کبھی ایسا موقع نہیں آیا کہ خلیفۂ وقت نے غیر مسلموں کے سامنے قرآنی تعلیم بیان کی ہو اور کسی کو یہ جرأت ہوئی ہو کہ وہ اس کے غیر معقول یا غیر فطری ہونے کا اظہار کر سکے بلکہ ہمیشہ انہوں نے اس کی موافقت میں سر ہلایا۔ہاں خلافت کے منکر علماء ہیں جن کی تفسیروں کو بنیاد بنا کر غیر مسلم قرآن مجید کو اعتراضات کا نشانہ بناتے اور اپنی تائید میں استعمال کرتے ہیں۔آج غیر مسلموں کی طرف سے قرآن کریم پر جتنے اعتراضات ہو رہے ہیں وہ سب ان نام نہاد علماء کی تفاسیر پر ہوتے ہیں جن کا اپنا نفس واقعی طور پر قرآن کا مورد نہیں۔مقرر موصوف نے بتایا کہ آج خلیفۃ المسیح کے سوا کون ہے جو ساری دنیا میں قرآن مجید پر دشمنوں کے جہاد کے حوالہ سے غلط اعتراضات کے ردّ کے لئے جہاد میں مصروف ہے۔یہ خلیفۃ المسیح ہی ہیں جو مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کے لیڈروں اور دانشوروں کو بلا کر ان کے سامنے اسلام کی امن و آشتی کی تعلیم کو جرأت کے ساتھ بیان فرماتے ہیں۔مقرر موصوف نے کہا کہ آج دنیا کے پردہ پر صرف خلافت احمدیہ سے وابستہ جماعت احمدیہ ہی ہے جسے محبت قرآن کے جرم میں اور قرآنی تعلیمات کا عملی نمونہ پیش کرنے کے جرم میں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔اور جماعت احمدیہ کے سوا اور کوئی جماعت نہیں جو اس طرح قرآن مجید کی محبت میں گرفتار اور فدا ہو کہ اس کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں بلا دریغ پیش کر رہی ہو۔

ولادت باسعادت

(عزیزم سعد شریف احمد ابن صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب
خلف الرشید حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولادت باسعادت پر)

اک غنچۂ نوخیز کھلا سرو و سمن میں
یوں شاخِ نسب تیری ثمر دار ہوئی ہے

وہ ابر بہار آیا ہے مسرور ہوا دل
اک عالمِ صد کیف و مسرّت ہوا دل

صد سالہ خلافت کا ہوا جشن بھی دو چند
تبریک کے نقّارے بجے کوہ و دمن میں

یہ اخترِ نَو دنیا میں تابندہ ہو یا ربّ
اور اس کا مقدّر سدا رخشندہ ہو یاربّ

یہ آلِ مسیحا کا ہو فرزند مبارک
یہ باعثِ تسکینِ دل و جاں ہو خدایا

اجداد کی پیشانی کو دے اور تب و تاب
یہ زیبِ چمن فخر گلستاں ہو خدایا

ہر پل ہو یہ ماں باپ کے آنگن کا اجالا
ہر گام پہ یہ دیپ فروزاں ہو خدایا

آقا تر و تازہ تجھے گلفام ملا ہے
اللہ کی جانب سے یہ انعام ملا ہے

قطعۂ تاریخ

خوشیوں کی خوشبوؤں نے ہیں ساری فضائیں مہکائیں
سب کے چہرے چمکائے ہیں سب کا دل مسرور کیا
پہلی بار نکالی یہ تاریخ مبارک، عابدؔ نے
سعد شریف احمد نے آکر شہروبن میں نور کیا

2008ء

(مبارک احمد عابدؔ۔ربوہ)

کِھل اٹھا ہے گلشنِ مہدی میں اک تازہ گلاب
جس کی خوشبو سے ہر اک چہرہ تروتازہ ہوا

سرخوشی کا لطف پایا زندگی میں پہلی بار
زندگی بھر سرخوشی کا صرف اندازہ ہوا

فضل ربی سے رہیں آباد و خوش مرزا وقاص
جوبلی میں یہ ولادت باسعادت ہو خدا

پھیلتی جائے زمانے میں یونہی نسلِ مسیح
جھولیاں بھر بھر خدا دیتا رہے خوشیاں سدا

آج کی شب مسکرائے ہیں عجب انداز میں
آسمانِ مہدیٔ موعود کے تارے حضور

ہو مبارک صد مبارک دل کی گہرائیوں کے ساتھ
آپ دادا بن گئے ہیں اے مرے پیارے حضور

(عبدالکریم قدسیؔ۔لاہور)

مقرر موصوف نے خلافت احمدیہ اور خدمت قرآن کے اس پہلو کو بھی بیان کیا کہ خلفائے احمدیت کی تلاوت آیات کے نتیجہ میں جماعت میں تزکیہ ہوتا ہے اور جماعت ہر پہلو سے ترقی حاصل کررہی ہے جبکہ جماعت کے مخالف علماء اور ان کے پیروکاروں کا حال اس کے برعکس ہے۔

آج مسیح محمدی اور خلفائے احمدیت ہی وہ ''اَلْمُطَهَّرُوْن'' ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے تلاوت آیات اور تزکیہ اور تعلیم کتاب و حکمت کے عالی منصب پر فائز فرمایا ہے اور یہی وہ مقدسوں کی جماعت اور موعود رجال فارس ہیں جن کے لئے اللہ اور رسول نے کامیابیوں کی بشارتیں دے رکھی ہیں۔پس آؤ اور ان کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرو۔آج مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء اور سچے متبعین ہی وہ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَه ہیں جن کے ہاتھوں میں خدا تعالیٰ نے قرآن کی سچی خدمت اور اس کی عظمت کے اظہار کا علم تھمایا ہے۔جو صرف اپنے قول سے نہیں بلکہ اپنے عمل سے قرآنی تعلیمات کی حقانیت اور قرآنی برکات و تاثیرات کے تازہ بتازہ اور شیریں ثمرات کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس کتاب کے زندہ کتاب ہونے اور اس کی عظمتوں پر گواہ ہیں۔خدمت قرآن کے یہ منفرد اسلوب اور اس کے یہ اعجاز آج خلافت احمدیہ کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں۔

مولانا نصیر احمد قمر صاحب کی تقریر کے بعد مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب آف ناروے نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔نظم کا پہلا شعر یہ تھا ؎

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے

تیسری تقریر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن کی تھی۔آپ نے ''خلافت راشدہ'' کے موضوع پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

مکرم عطاء المجیب صاحب نے سورۃ نور کی آیت استخلاف کی تلاوت سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافت خدا تعالیٰ کی ایک ایسی عظیم الشان نعمت ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کی روحانی زندگی وابستہ ہے۔آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں مومنوں کے ساتھ یہ حتمی وعدہ فرمایا ہے کہ وہ منہاج نبوت پر ان میں خلافت جاری فرمائے گا۔امام صاحب

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

پانچویں قسط

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں عربوں میں تبلیغ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور مبارک میں حضرت ابوسعید عرب صاحب کی بیعت اور ان کے سوالات کا تذکرہ ہوا تھا اس کے بعد کے بعض واقعات سے ایسے لگتا ہے کہ عرب صاحب نے کچھ عرصہ قادیان میں ہی قیام کیا تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں حیدر آباد دکن میں شدید طوفان آیا جس سے بہت زیادہ تباہی ہوئی مکانات گر گئے اور کئی لوگ مارے گئے۔ حضرت خلیفہ اول نے وہاں جماعت کے افراد کے حالات دریافت کرنے کے لئے متعدد رجسٹرڈ خطوط اور تار ارسال فرمائے لیکن افراتفری کے عالم میں جماعت کو نہ مل سکے۔ اس پر آپ نے گھبرا کر حضرت ابوسعید عرب صاحب کو جماعت کی خبر گیری کے لئے روانہ فرمایا، جنہوں نے افراد جماعت کے ساتھ ہمدردی کی۔ اس کا بیان جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن نے حضورؓ کو اپنے شکریہ کے خط میں یوں کیا:

))امیر المؤمنین کی خاص شفقت قلبی وہمدردی آخرکار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محبّ جناب حافظ ابوسعید صاحب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبر گیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا اور ہر احمدی بھائی کو تسلّی اور تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا''۔ (ماخوذ از حیات نور صفحہ420-421)

انجمن تشحیذ اور میاں محمود احمد صاحبؓ کا اہتمام خاص

حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے ایک انجمن تشحیذ الأذھان تشکیل دی تھی جس کے بنیادی مقاصد میں سے یہ نوجوانوں کے علمی معیار کو بلند کرنا بھی تھا۔ مئی 1910ء میں اس انجمن کے بارہ میں اخبار بدر میں لکھا گیا:

''انجمن تشحیذ خوب ترقی کر رہی ہے لائبریری کا انتظام اعلیٰ پایہ پر زیر غور ہے۔ ساڑھے دس ماہ سے جو فہرست کتب تیار ہو رہی ہے انشاء اللہ اب جلد مکمل ہونے والی ہے۔ امید ہے کہ عنقریب ہم ہندوستان اور مصر کے اردو اور عربی چیدہ اخبارات اس کی میز پر دیکھیں گے''۔

نیز لکھا کہ ''صاحبزادہ مرزا محمود احمد کو نوجوانوں کی سدھار کا خاص خیال رہتا ہے۔ آپ نے ان کالجیٹوں یا طالب علموں کے لئے جو بعد از امتحان یا گرمیوں کی چھٹیوں میں قادیان آتے ہیں کے لئے ایک تعلیمی نصاب تیار کیا ہوا ہے جس میں قرآن وحدیث کے علاوہ قصیدہ بانت سعاد وغیرہ شامل ہیں۔ آپ بڑی محنت سے ان کو پڑھاتے ہیں اور عربی سے اور دین سے عمدہ واقفیت کرادیتے ہیں''۔ (ماخوذ از حیات نور صفحہ452-453)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے عربی زبان کے سیکھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کی طرف نوجوانوں کو خصوصی طور پر راغب کیا اور خود کوشش کر کے اس کام کو عملی جامہ پہنایا۔ 1912ء میں جب آپ صدر انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ تھے اور مدرسہ احمدیہ کے بھی انچارج تھے اس کے باوجود آپ خصوصی طور پر اس کام کے لئے وقت نکالتے تھے۔ آپ نے عربی زبان کو ترویج دینے کے لئے ایک ایسی انجمن بنائی ہوئی تھی جس کے تمام ممبر عربی زبان میں تقریر کرنے کی مشق کرتے رہتے تھے اور جب کوئی عرب قادیان میں آتا تھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا تھا کہ یہاں کے اکثر نوجوان بڑی سلاست کے ساتھ عربی بول اور لکھ سکتے ہیں۔

حضرت عبدالحی عرب رضی اللہ عنہ

آپ کا تعلق عراق سے تھا اور شیعوں سے احمدی ہوئے تھے۔ آپ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں شادی بھی کی تھی۔ اور سیرۃ المہدی کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شادی چل نہ سکی اور علیحدگی ہوگئی۔

سلسلہ کی تاریخ میں عبدالحیٔ عرب اور عبدالمحی عرب کے نام سے دو صحابہ کا ذکر ملتا ہے۔ غالبًا یہ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں جو کہ حضرت عبدالحی عرب صاحب کی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ عبدالمحی عرب صاحب بھی بیعت کے بعد قادیان کے ہی ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے عہد مبارک میں آپ کا ذکر متعدد امور کے ضمن میں بار بار آتا ہے۔

(مآخذ تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ410۔ سیرت المہدی جلد سوم)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا سفرِ مصر

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے عبدالحی صاحب عرب کے ساتھ ترقی معلومات وعلوم عربیہ کی خاطر مصر جانے کا ارادہ فرمایا۔ اس مبارک سفر کی غرض وغایت کے بارہ میں آپ نے خود فرمایا:

'میرا جانا گو بہت حد تک اپنی صحت کی درستی اور عربی کی تحقیق کے لئے ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ تبلیغ کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ کھول دے گا'۔

(حیات نور صفحہ581-582)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا یہ سفر گو کہ ابتدائی طور پر محض مصر میں علوم عربیہ کے حصول وغیرہ کے لئے تھا اور مصر سے واپسی پر حج کرنے کا پروگرام تھا۔ لیکن بعد کے واقعات اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں خدائی حکمتیں مضمر تھیں جن کے تحت آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہونی تھی اور مصر کا سفر محض اسکے لئے ایک تدبیر تھی۔ یوں یہ سفر مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ، اور مصر وغیرہ پر مشتمل رہا۔

جلسہ الوداع اور محترم صاحبزادہ صاحب کی ایک دعا

آپ 26/ستمبر 1912ء کو روانہ ہونے والے تھے اس سے ایک روز قبل 25/ستمبر کو آپ کو الوداع کرنے کے لئے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں آپ نے تقریر فرماتے ہوئے اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا:

''میرے دل میں مدت سے خواہش تھی کہ مَیں مکّہ معظّمہ جو خدا کے پیاروں کی جگہ ہے وہاں جا کر دعائیں کروں کہ مسلمان اس وقت بہت ذلیل ہو رہے ہیں۔ اے خدا قوم نے تجھ کو چھوڑا، نہ دین رہا نہ دنیا رہی، کوئی تدبیر ان کی اصلاح کی کارگر نہیں ہوتی۔ اس جگہ تو نے ابراہیمؑ کو وعدہ دیا تھا اور اس کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو قبول کیا تھا۔ آج پھر وہی دعائیں ہمارے لئے قبول فرما اور اہل اسلام کو عزت اور ترقی عطا کر۔ دشمن بڑا زبردست ہے اور ہم کمزور، مگر ہمارا محافظ بھی بڑا زبردست ہے''۔

اس دعا میں ہم سب کے لئے راہنمائی اور نصیحت کا سامان بھی ہے کہ جس کو اس مبارک سرزمین کی زیارت نصیب ہو تو اسلام اور اہل اسلام کے لئے اس طرح کے پردرد اور رقت آمیز الفاظ میں دعا کرے۔

سفر پر روانگی

26/ستمبر بروز جمعرات حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب معہ محترم عبدالمحی صاحب عرب عازم سفر ہوئے۔ اس سال حضرت میر ناصر نواب صاحب حج کے لئے تشریف لے گئے۔ لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب کا ارادہ چونکہ پہلے مصر جانے کا تھا اس لئے جدہ میں دونوں بزرگ اکٹھے ہوگئے۔

عدن میں ورود

21/اکتوبر کو حضرت صاحبزادہ صاحب عدن پہنچے جہاں مختصر قیام کے دوران آپ نے عدن کی سیر کی۔ یوں اس سرزمین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ میں سے سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب کے قدم مبارک پڑے۔ (تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ410)

مصر میں آمد

26/اکتوبر کو آپ عبدالمحی عرب صاحب کے ساتھ پورٹ سعید پہنچ گئے۔ آپ نے شہر کی مذہبی اور تمدنی حالت کا مختصراً جائزہ لیا۔ ایک قہوہ خانہ میں وہاں کے شیخ الاسلام سے بھی ملنے کا موقعہ ملا۔ عبدالمحی عرب صاحب نے ان سے وفات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو کی جس سے وہاں پر موجود لوگ محظوظ ہوئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ411)

پورٹ سعید سے آپ کا ارادہ قاہرہ میں جا کر مدارس اور لائبریریاں دیکھنے اور شہر کی معزز شخصیات سے ملاقات کرنے کا تھا۔ مگر یہاں آپ کو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا کہ حج کو چلے جاؤ ورنہ پھر جگہ نہ ملے گی۔ چنانچہ آپ نے وہاں سے مصر کی سیر کئے بغیر مکۃ المکرّمہ کا سفر اختیار فرمایا۔

پورٹ سعید سے سویز آتے ہوئے سیکنڈ کلاس میں پانچ آدمی آپ کے ساتھ اور سوار تھے ایک یورپین اور چار مسلمان، جن میں سے دو بدوی رؤساء اور ایک محکمہ تار کا افسر اور ایک ریلوے انسپکٹر تھا۔ آپ نے ان مسلمانوں کے سامنے اسلام کی حالت زار کا نقشہ کھینچنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر روشنی ڈالی۔ محکمہ تار کا افسر جو عربی کے علاوہ انگریزی، فرانسیسی اور اٹلی زبان بھی جانتا تھا آپ کی گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ اور آپ کا پتہ لے کر نوٹ کر لیا اور آئندہ خط وکتابت رکھنے کا وعدہ کیا۔ اور دوران سفر آپ کو آرام پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

(ماخذ حیات نور صفحہ592۔ 594۔ تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ416)

جدّہ اور مکہ سے حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطوط

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے جدہ اور مکّہ سے مرسلہ خطوط کے بعض اقتباسات بھی نقل کر دئے جائیں تا قارئین کرام کو پتہ چل سکے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اسلام اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے کس قدر دعائیں کی ہیں۔

پہلے خط میں آپ لکھتے ہیں:

''خدا کے فضل سے مصر سے ہو کر احرام کی حالت جدہ پہنچ گئے ہیں۔ اللہ اللہ کیا پاک ملک ہے۔ ہر چیز کو دیکھ کر دعا کی توفیق ملتی ہے۔ خدا کی رحمتیں اس زمین پر بے شمار ہی معلوم ہوتی ہیں۔ احباب قادیان کے لئے، احمدی جماعت کے لئے اور حالت اسلام کے لئے اس قدر دعاؤں کی توفیق ملی ہے کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ میں نے احمدی جماعت کے لئے اور حالت اسلام کے لئے اس سفر میں اس قدر دعائیں کی ہیں کہ اگر وہ ان کا اندازہ لگا سکیں تو انکے دل محبت سے پگھل جائیں۔ لیکن لَا یَعْلَمُ اَسْرَارَ الْقُلُوْبُ اِلَّا اللّٰہ...... تبلیغ کے وقت بھی بڑی کامیابی معلوم ہوتی ہے۔ لوگ بڑے شوق سے باتیں سنتے ہیں...... کئی لوگوں نے اقرار کیا ہے کہ وہ غور کریں گے اور مجھ سے خط وکتابت کریں گے۔ اگر کوئی ان بلاد میں آ کر رہے تو انشاء اللہ بہت کامیابی ہوگی کیونکہ تعصب اور حسد سے خالی ہیں''۔

ایک اور خط جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ارسال کیا۔ اس خط میں آپ نے تحریر فرمایا:

''سیدی وامامی واستاذی۔

السلام علیکم

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور عنایت سے بخیر وخوبی کل بتاریخ 7/اکتوبر کو مکّہ مکرمہ پہنچ گئے۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنایت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقعہ دیا۔ کل جب مکّہ کی طرف اونٹ آ رہے تھے دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔ محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا اور جوں جوں قریب آتے تھے دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا۔

مَیں حیران ہوں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنی حکمت اور ارادہ کے ماتحت کہاں سے کہاں کھینچ لایا۔ پہلے مصر کا خیال پیدا ہوا، پھر یہ خیال آیا کہ راستہ میں مکہ ہے اسکی زیارت بھی کرلیں۔ پھر خیال ہوا حج کے دن ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ غرض کہ ارادہ مصر سے مکہ اور حج کا ہوا اور آخر اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچادیا۔ مجھے مدت سے حج کی خواہش تھی اور اس کے لئے دعائیں بھی کی تھیں لیکن بظاہر کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ کیونکہ وہاں کے رستہ کی مشکلات سے طبیعت گھبراتی تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ مخالفین کوئی شرارت نہ کریں۔ لیکن مصر کے ارادہ سے یہ خیال ہوا کہ مصر جانا اور راستے میں مکہ کو ترک کر دینا ایک بے حیائی ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ جدہ سے مکہ کا سفر نہایت کٹھن ہے۔ اور میر صاحب تو قریباً بیمار ہو گئے اور مجھے بھی سخت تکلیف ہوئی اور تمام بدن کے جوڑ جوڑ ہل گئے۔ لیکن بڑی نعمتیں بڑی قربانیاں بھی چاہتی ہیں۔ اس بڑی نعمت کے لئے یہ تکلیف کیا چیز ہے۔ مدینہ کا راستہ اور بھی طویل اور کٹھن ہے۔ لیکن چند دن کی تکلیف ان پاک مقامات کو دیکھنے کیلئے کہ جہاں رسول کریم فداہ ابی واُمّی نے اپنی بعثت نبوت کا ایک روشن زمانہ گزارا کیا چیز ہے؟ میرا دل تو اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر قربان ہو اجا رہا ہے کہ وہ کس حکمت کے ساتھ مجھے اس جگہ لے آیا۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ اول تو اس جہاز سے جو مصر جاتا تھا رہ گئے۔ لیکن بعد میں جب اصرار کر کے دوسرے جہاز میں سوار ہوئے تو مصر پہنچتے ہی خواب آیا کہ حضرت صاحب یا آپ فرماتے ہیں کہ فوراً مکہ چلے جاؤ پھر شاید موقع ملے نہ ملے۔ چنانچہ دو جہاز چلے گئے اور ہم ان میں سوار نہ ہو سکے جس سے خواب کی تصدیق ہوگئی۔ اس طرح مصر کی سیر بھی نہ کر سکے اور جب مکّہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ اب مصر نہیں جاسکتے۔ کیونکہ گورنمنٹ مصر کا قاعدہ ہے کہ سوائے ان لوگوں کے جو مصر کے باشندہ ہوں حج کے بعد چار مہینہ تک کوئی شخص حجاز وشام سے مصر تک نہیں جاسکتا۔...... مَیں نے تو ان سب واقعات کو ملا کر یہی نتیجہ نکالا ہے کہ منشائے الٰہی مجھے حج کروانے کا تھا اور مصر کا خیال ایک تدبیر تھی"۔

(مآخذ حیات نور صفحہ592-594، تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ417-418)

ایک اعتراض اور اس کا جواب

قدیم سے جماعت احمدیہ پر ایک اعتراض کیا جارہا ہے کہ ان کا قبلہ دیگر مسلمانوں کے قبلہ سے مختلف ہے اور ان کا حج قادیان میں ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کا ایک اقتباس بھی توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔ گو کہ میڈیا کی ترقی سے جماعت احمدیہ کی آواز کے انتشار میں حائل بے شمار رکاوٹیں بے معنی ہوگئی ہیں اور لوگ بہت حد تک حقیقت کو دیکھنے لگ گئے ہیں اس کے باوجود آج کل خصوصاً عرب دنیا سے یہ اعتراض بار بار کیا جارہا ہے۔ اس لئے شاید مناسب ہو کہ یہاں پر آ کر حضرت صاحبزادہ صاحب کے اس سفر کی داستان کے بعض نکات ہی ذکر کر دیئے جائیں تو اس اعتراض کا شافی جواب آ جائے گا۔

مثلاً روانگی سے قبل فرمایا:

......"میرے دل میں مدت سے خواہش تھی کہ مکّہ معظّمہ جو خدا کے پیاروں کی جگہ ہے وہاں جا کر دعائیں کروں کہ مسلمان اس وقت بہت ذلیل ہو رہے ہیں۔ اے خدا قوم نے تجھ کو چھوڑا، نہ دین رہا نہ دنیا رہی، کوئی تدبیر ان کی اصلاح کی کارگر نہیں ہوتی۔ اس جگہ تو نے ابراہیمؑ کو وعدہ دیا تھا اور اس کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کو قبول کیا تھا۔ آج پھر وہی دعائیں ہمارے لئے قبول فرما اور اہل اسلام کو عزت اور ترقی عطا کر"۔

......'سرزمین مکہ سے اپنے ایک مکتوب میں فرمایا:

'اللہ اللہ کیا پاک ملک ہے۔ ہر چیز کو دیکھ کر دعا کی توفیق ملتی ہے۔ خدا کی رحمتیں اس زمین پر بے شمار ہی معلوم ہوتی ہیں'۔

......مکہ مکرمہ کے بارہ میں ایک خط میں لکھا:

'خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر اور عنایت ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے پاک اور مقدس مقام کی زیارت کا موقعہ دیا۔ کل جب مکہ کی طرف اونٹ آرہے تھے دل کی عجیب کیفیت تھی کہ بیان نہیں ہوسکتی۔ محبت کا ایک جوش دل میں پیدا ہو رہا تھا اور جوں جوں قریب آتے تھے دل کا شوق بڑھتا جاتا تھا'

......حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے نام اپنے ایک خط میں آپ نے لکھا:

'سرزمین مکہ کی ہر ایک اینٹ اور ہر ایک مکان اور ہر ایک آدمی اور ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت ہے۔ اس وادی غیر ذی زرع میں کیا کچھ سامان لا کر اکٹھا کر دیا۔ کعبہ کو بھی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ہر وقت سینکڑوں آدمی گھوم رہے ہیں اور عملی طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے احکام پر قربان کرنے کا اشارہ کر رہے ہیں۔ پھر اس سرزمین سے کیسا پاک انسان خاتم الرسل پیدا ہوا'۔

......ایک اور خط میں آپ نے تحریر فرمایا:

'دعاؤں سے رغبت اور دعاؤں کا القاء اور رحمت الٰہی کے آثار جو میں نے اس سفر میں اور خصوصاً مکّہ مکرمہ اور ایام حج میں دیکھے ہیں وہ میرے لئے بالکل ایک نیا تجربہ ہے۔ اور میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا ہے کہ اگر انسان کو توفیق ہو تو وہ بار بار حج کرے۔ کیونکہ بہت سی برکات کا موجب ہے'۔

کیا کوئی منصف مزاج ان تحریرات کو پڑھ کر مذکورہ بالا اعتراض کو درست تسلیم کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، کیونکہ یہ کلمات بیت اللہ، اُمّ القریٰ، اور دیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے لبریز اور ان کے عشق کے عطر سے ممسوح ہیں۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ421، حیات نور باب ہفتم)

مکّہ مکرمہ میں تبلیغ اور آپ کے قتل کی سازش

آپ نے اپنے ایک خط میں لکھا:

'اس سفر میں بہت سے تبلیغ کے موقعے بھی ملتے رہے ہیں، اور بہت سے نئے تجربات بھی ہوئے ہیں۔ شریفِ مکہ سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا'۔

ایک اور خط میں فرمایا:

'معلوم نہیں کہ کس طرح مکّہ میں ہماری آمد کی اطلاع ہوگئی اور اکثر ہندوستانی اس بات کو جانتے ہیں۔ ......مکّہ میں مَیں کچھ ایسا مشہور ہوا کہ بازار میں لوگ بعض دفعہ اشارہ کر کے ایک دوسرے کو بتاتے تھے کہ ابنِ قادیانی۔ اللہ اللہ قادیان حضرت صاحب کی وجہ سے کیسا مشہور ہوا'۔ (حیات نور صفحہ595)

وہاں پر لوگوں میں علماء نے بہت غلط باتیں مشہور کر رکھی تھیں مثلاً یہ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ شرعی نبوت کے مدعی ہیں نیز آپ نے جہاد کو قطعی حرام قرار دے دیا ہے۔ ایک شخص نے جو رشتہ میں آپ کے ماموں تھے اور بھوپال کے رہنے والے تھے، بھوپال کے ایک رئیس (خالد نامی) کے ساتھ مل کر آپ کے خلاف سخت شورش بھی شروع کر دی۔ اور لوگوں کو یہ کہہ کر بھڑکانے لگے کہ یہ قادیانی کفر پھیلاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی اہل حدیث مولوی ابراہیم سیالکوٹی کو (جو اس سال حج کو گئے تھے) مباحثہ کے لئے آمادہ کر لیا۔ مقصد یہ تھا کہ مکّہ میں باقاعدہ حکومت کوئی نہیں اگر مباحثہ ہوا تو لوگ جوش میں آکر انہیں قتل کر دیں گے۔ اس شخص نے یا اس کے ساتھیوں نے گورنمنٹ حجاز کو بھی توجہ دلائی کہ آپ کے خلاف فوری کارروائی کرے اور اس فتنہ کو بڑھنے سے روکے۔ عبدالحی عرب صاحب کے پاس جب مولوی ابراہیم صاحب کی دعوت مباحثہ پہنچی تو عرب صاحب نے پیغام لانے والے کو جواب دیا کہ ہم یہاں مباحثات نہیں کے لئے نہیں آئے، حج کی غرض سے آئے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کو اس اشتعال انگیزی کا ابھی تک کوئی علم نہ تھا۔ ایک دن آپ ایک عرب عالم مولانا عبدالستار قبطی کو جو شریفِ مکّہ کے بچوں کے استاد تھے تبلیغ کے لئے گئے۔ وہ عقیدہ کے لحاظ سے اہل حدیث تھے مگر چونکہ ان دنوں اہل حدیثوں کو سخت نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اس لئے وہ اپنے تئیں حنبلی ظاہر کرتے تھے۔ آپ کافی دیر تک ان کو تبلیغ کرتے رہے۔ آخر وہ کہنے لگے: آپ نے مجھے تو تبلیغ کر لی ہے اور آپ کی باتیں بھی معقول ہیں۔ لیکن میرے سوا کسی اور کو تبلیغ نہ کریں ورنہ آپ کی جان کی خیر نہیں۔ اور خطرہ ہے کہ کوئی شخص آپ پر حملہ نہ کر بیٹھے۔ یا حکومت ہی آپ کو قید نہ کر دے۔ پھر اس نے آپ کے غیر احمدی ماموں کا نام لیا کہ اس نے آپ کے خلاف اشتہار دیا یا دلوایا ہے۔ اور لکھا کہ اگر انہیں اپنے دعاوی کی صداقت پر یقین ہے تو مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے مباحثہ کرلیں۔ مولانا عبدالستار صاحب فرمانے لگے: مَیں نے مولوی سیالکوٹی صاحب سے کہا ہے کہ کہیں جوش میں آکر مباحثہ نہ کر بیٹھنا۔ کیونکہ یہاں احمدیوں سے زیادہ اہلحدیثوں کی مخالفت ہے۔ احمدیوں کے خلاف کسی کو اشتعال آیا یا نہ آیا تمہارے خلاف ضرور لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان سے پوچھا کہ آپ کس طرف سے زیادہ خطرہ محسوس کرتے ہیں؟ انہوں نے ایک عالم کا نام لیا کہ اسے تو بالکل تبلیغ نہ کرنا۔ اس پر حضور نے ان کو بتایا کہ مَیں اسے ایک گھنٹہ تبلیغ کر کے آرہا ہوں۔ وہ حیران ہو کر بولے پھر کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ غصّہ اور جوش کی حالت میں کہہ دیتے تھے کہ: نہ ہوئی تلوار ہمارے قبضہ میں ورنہ تمہارا سر قلم کر دیتا۔

غرض مکہ میں مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں اور وعدوں کے مطابق آپ کے غلام کی آواز پوری قوت وشوکت سے آخر دم تک پہنچاتے رہے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 3صفحہ420)

مکہ معظّمہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا ایک مبارک رؤیا

مکّہ معظّمہ سے ایک خط میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنا ایک مبشر خواب بھی درج فرمایا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کو بہت ترقی دینے والا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

'مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک جگہ ہوں اور میر صاحب اور والدہ ساتھ ہیں۔ آسمان سے سخت گرج کی آواز آرہی ہے اور ایسا شور ہے جیسے توپوں کے متواتر چلنے سے پیدا ہوتا ہے اور سخت تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ ہاں کچھ کچھ دیر کے بعد آسمان پر روشنی ہو جاتی ہے۔ اتنے میں اس دہشت ناک حالت کے بعد آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں آسمان پر

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

لکھا گیا۔ مَیں نے میر صاحب سے پوچھا: آپ نے یہ عبارت نہیں دیکھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ مَیں نے کہا کہ ابھی آسمان پر یہ عبارت لکھی گئی ہے۔ اس کے بعد کسی نے باآواز بلند کچھ کہا جس کا مطلب یاد رہا کہ آسمان پر بڑے بڑے تغیرات ہو رہے ہیں جس کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اس کے بعد اس نظارہ اور تاریکی اور شور کی دہشت سے آنکھ کھل گئی۔ واللہ اعلم بالصواب'۔

حج کے بعد مکہ معظّمہ سے قادیان واپسی اور بعض مخالفین کا انجام

حج میں آپ نے اسلام احمدیت اور اہل قادیان کے لئے بیشمار دعائیں کیں۔ حج کے بعد آپ کا ارادہ کچھ عرصہ اور اس مقدس سرزمین پر قیام کرنے کا تھا مگر ایک تو آپ بیمار ہوگئے دوسرے حج ختم ہوتے ہی مکّہ میں ہیضہ پھوٹ پڑا۔ جو اتنا شدید تھا کہ لوگ گلیوں میں مُردوں کو پھینک دیتے تھے اور دفن کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت نانا جان گھبرا گئے۔ اور انہوں نے کہا ہمیں جلدی واپس چلنا چاہئے۔ چنانچہ آپ نے واپسی کی تیاری شروع کر دی۔ آخری ملاقات کے لئے جب اس غیر احمدی ماموں کی طرف گئے تو معلوم ہوا کہ منیٰ سے واپسی پر وہ ہیضہ کے حملہ کی تاب نہ لا کر تھوڑی دیر میں ہی فوت ہوگئے ہیں۔

جب آپ جدہ پہنچے تو جدہ کے انگریزی قونصل خانہ میں بھی آپ کے ننھیال کے ایک رشتہ دار تھے۔ آپ ٹکٹ کے لئے ان کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے آپ کو کمپنی کا ملازم سمجھ کر بڑی لجاجت سے کہا کہ ہمارا قافلہ تیس بتیس عورتوں اور مردوں پر مشتمل ہے اور اس وقت سخت مصیبت کا سامنا ہے۔ مگر ہمیں سب سے زیادہ فکر عورتوں کا ہے۔ ہیضہ کی وجہ سے عورتیں تو پاگل ہو رہی ہیں۔ اگر آپ دس بارہ ٹکٹ خرید دیں تو ہم عورتوں کو یہاں سے رخصت کر دیں۔ آپ نے فرمایا: عورتیں اکیلی کس طرح جائیں گی؟ اس پر اس نے کہا: آپ دو چار اور ٹکٹ لے دیں تو کچھ مرد بھی ان کے ساتھ جاسکیں گے۔ اور ساتھ ہی روپوں کی ایک تھیلی آپ کو پکڑا دی۔ چنانچہ آپ نے اپنے رشتہ دار سے کہا کہ ان لوگوں

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کی تعلیم مستقل اور ہر زمانہ کے لئے ہے اور ہر زمانہ کے حالات کے مطابق اس پر غور کرنے والوں پر اس تعلیم کے عجائبات اور راز کھلتے ہیں۔ اور پھر صرف جماعتی سطح اور قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ انفرادی طور پر بھی ہر شخص جو اس کتاب کو ماننے والا ہے اور جو اس پر غور کرنے والا ہے اس سے فائدہ اٹھائے گا یا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا تو اس کو فائدہ پہنچے گا۔

خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کے لئے قائم کیا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو۔ قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصّہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر۔

(جامعہ احمدیہ قادیان کے دو طالبعلموں وسیم احمد اور حافظ اطہر احمد کی حادثاتی موت کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 8/اگست 2008ء بمطابق 8 ظہور 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

خدا تعالیٰ کی ایک صفت مُهَيْـمَـن ہے، اس لفظ کے اہل لغت نے مختلف معنے کئے ہیں، وہ مَیں پہلے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

لسان العرب، ایک لغت کی کتاب ہے، اس میں لکھتے ہیں کہ اَلْـمُهَيْمِنُ اور اَلْـمُهَيْمَنُ اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جو پرانی کتابوں میں بیان ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ وہ مُهَيْـمِنًا عَلَيْهِ یعنی بعض لوگوں نے مُهَيْـمِـن کا مطلب گواہ کیا ہے جس کا معنی ہے کہ وہ اس پر گواہ ہے۔ تو اس رُو سے وہ لکھتے ہیں کہ مُهَيْمِن کے معنی ہوں گے گواہ اور وہ ذات جو دوسروں کو خوف سے امن میں رکھے۔

اَلْا َزْهَـرِی، مشہور لغوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ مُهَيْـمِـن کا مطلب ہے، امین یعنی امانت دار۔ بعض نے مُهَيْمِن کو مُؤْتَمن کے معنوں میں بھی بیان کیا ہے یعنی وہ ذات جس کو امین سمجھا جائے۔ مُهَيْمِنًا عَلَيْه کے معنی ہیں وہ ذات جو مخلوقات کے معاملات پر نگران اور محافظ ہو۔ مُهَيْـمِن کے معنی بعض نے رقیب کے کئے ہیں یعنی وہ ذات جو نگران ہو۔

پھر ایک جگہ لغت میں کہتے ہیں، قرآن کریم کے مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ہونے کا ایک معنی یہ کیا گیا ہے کہ یہ کتب سابقہ پر نگران اور محافظ ہے۔

وہیب سے مروی ہے کہ جب بندہ وجودِ باری تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے اور صدیقوں کی مُهَيْمَنِيَّت میں داخل ہو جاتا ہے تو پھر کوئی مادی چیز ایسی نہیں رہتی جو اس کے دل کو بھائے۔ مُهَيْمَنِيَّت کا لفظ مُهَيْمِن کی نسبت سے ہے اور اس سے مراد ہے صدیقین والا اطمینان قلب۔ یعنی جب بندہ اُس درجہ کو پہنچ جاتا ہے تو نہ کوئی چیز بھاتی ہے اور نہ ہی اللہ کے سوا کوئی چیز اسے پسند آتی ہے۔

پھر اَلْقَامُوْس میں ہے کہ اَلْمُهَيْمِن یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور مومن کے معنوں میں آیا ہے یعنی وہ ذات جو دوسروں کو خوف سے امن میں رکھنے والی ہو۔

لغت کی ایک کتاب اَقْرَبُ الْمَوَارِد ہے اس میں لکھا ہے کہ مُهَيْمِن، یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے، اس کا مطلب ہے کہ اَلْا َمِيْن۔ امن دینے والا یا نگران۔ اَلْـمُؤتَمَن وہ ذات جس کے پاس امانت رکھی جائے اور جس کو امین سمجھا جائے۔ اَلشَّاهِد گواہ۔ اَلْـقَائِمُ عَلٰى خَلْقِهٖ بِاَعْمَالِهِمْ وَاَرْزَاقِهِمْ وَاٰجَالِهِمْ۔ وہ ذات جو اپنی مخلوقات کے اعمال اور ان کے رزق اور ان کی عمروں کی حدوں پر نگران اور محافظ ہو۔

قرآن کریم میں اس صفت کا استعمال دو جگہ آتا ہے۔ ایک سورۃ المائدہ کی آیت 49 اور سورۃ الحشر کی آیت 24 میں۔ پرانے مفسرین نے بھی ان آیات کے حوالے سے اس کے بعض معنی بیان کئے ہیں۔ پہلے مَیں مفسرین نے جو لکھا ہے وہ بیان کر دیتا ہوں۔

شیخ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کو جو مُهَيْـمِنًا عَلَيْه کہا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام محافظ کتابوں کے تغیر و تبدل ہونے پر نگران ہے اور اب یہ قرآن اُن کی سچائی اور صحت اور پختگی اور شریعت کے بنیادی اور فروعی اصول کی گواہی دے گا اور پرانی شریعتوں کے جو احکام منسوخ ہو گئے اور جو باقی رہ گئے ان سب کی تعیین اب یہ کرے گا۔

پس اب یہ قرآن کریم ہے جو آخری شرعی کتاب ہے اور آنحضرت ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے۔ جس کا ہر ہر لفظ سچ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور پرانی کتب کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اب اگر سچائی ہے تو قرآن کریم میں ہے اور پرانی کتب اور صحیفوں کی بھی وہی باتیں صحیح ہیں جن کی قرآن کریم تصدیق کرتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ مُهَيْـمِـنًـا عَلَيْهِ اسے تمام کتب پر نگران بنایا گیا ہے جیسا کہ مفسرین نے بھی لکھا ہے۔

سورۃ المائدہ کی آیت 49 کے شروع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَنْـزَلْـنَـا اِلَيْكَ الْـكِتٰبَ بِالْـحَـقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ (المائدہ:49) تو یہ تصدیق کے ساتھ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی بھی یقین دہانی کرا دی کہ پہلے صحیفوں کی ہمیشہ صحت سے رہنے کی تو کوئی ضمانت نہیں تھی۔ لیکن یہ قرآن کریم کیونکہ ان پر اب نگران اور محافظ ہے اس لئے نگران اور محافظ ہونے کی حیثیت سے خود بھی محفوظ ہے۔ اور اس بارے میں دوسری جگہ واضح الفاظ میں قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:10)۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خداوند نے کہا تھا کہ مَیں اپنے کلام کی آپ حفاظت کروں گا۔ اب دیکھو کیا یہ سچ ہے یا نہیں کہ وہ تعلیم جو آنحضرت ﷺ نے خدائے تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ اس کی کلام کے پہنچائی تھی وہ برابر اس کی کلام میں محفوظ چلی آتی ہے“۔

پس یہ حفاظت کا وعدہ جو قرآن کریم کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ اس بات کی بھی

تصدیق کرتا ہے کہ پہلی کتب کی جو باتیں قرآن کریم تصدیق کرتا ہے وہی سچی باتیں ہیں۔ غیر مسلم قرآن کریم کی باتوں کو مانیں یا نہ مانیں لیکن ان کا ایک بہت بڑا طبقہ جو مذہب سے دلچسپی رکھتا ہے یہ مانتا ہے کہ ان کی کتب 100 فیصد اصلی حالت میں نہیں ہیں۔ دوسرے 100 فیصد اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں ہوتی۔

قرآن کریم کے بارہ میں بھی لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ابتداء سے آج تک اپنی اصلی حالت میں ہے۔ گوکہ بعض شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے ایک خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ امریکہ میں گزشتہ دنوں کوشش کی گئی ہے اور اب اس کی تحقیق کی جا رہی ہے لیکن ابھی تک یہ ثابت نہیں کر سکے۔ تو قرآن کریم کے بارہ میں بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ صحیح حالت میں ہے اور یہی چیز قرآن کریم کو باقی صحیفوں پر فوقیت دلواتی ہے۔ پس یہاں قرآن کریم کا یہ دعویٰ کہ یہ باقی کتب پر نگران ہے اس کے باقی کتب پر نگران ہونے اور پہلے انبیاء کے جو واقعات اس میں بیان کئے گئے ہیں ان کے سچے ہونے کی دلیل ہے اور پرانی کتب میں بیان کردہ واقعات وہی سچے ہیں جن کو قرآن کریم نے ردّ نہیں کیا یا جن کی تصدیق کی ہے۔

اس طرح اس سے یہ بھی مراد ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم مستقل اور ہر زمانہ کے لئے ہے اور ہر زمانہ کے حالات کے مطابق اس پر غور کرنے والوں پر اس تعلیم کے عجائبات اور راز کھلتے ہیں۔ اور پھر صرف جماعتی سطح اور قومی سطح پر ہی نہیں بلکہ انفرادی طور پر بھی ہر شخص جو اس کتاب کو ماننے والا ہے اور جو اس پر غور کرنے والا ہے اس سے فائدہ اٹھائے گا یا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا تو اس کو فائدہ پہنچے گا۔ یعنی روحانی طور پر بھی اور مادی طور پر بھی ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

پس اگر حقیقی فائدہ اٹھانا ہے تو اس تعلیم کا جُوآ جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے اپنی گردن پر ڈالنا ہوگا اور پھر اسی وجہ سے ہر شخص ایمان میں بھی مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی صفت مُهَيْمِن سے پھر فیض اٹھائے گا۔ پس ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ فیض اٹھانے کے لئے اس تعلیم پر عمل کرنا، اس میں بیان کردہ احکامات پر عمل کرنا اور ان نیکیوں میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس میں بیان فرمائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (سورة البقرہ:149) اور ہر ایک شخص کا ایک مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے آپ پر مسلط کر لیتا ہے سو تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ پس اس تعلیم پر عمل کرنے والا بننے کے لئے یہ نیکیاں مسلّط کرنی ہوں گی۔ یا مسلط کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ نیکیوں کو ہر دوسری بات پر فوقیت دینی ہوگی۔

سورة المائدہ کی آیت کے شروع میں سابقہ کتب کا ذکر کر کے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ لوگ اُس تعلیم کو بھول گئے جو انہیں دی گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی کتب میں تحریف شروع ہو گئی اور ان انعامات سے بھی وہ لوگ محروم ہو گئے۔ اگر نہ بھولتے اس میں تحریف نہ کرتے تو انعام سے بھی محروم نہ ہوتے۔ یہود و عیسائی پھر اس کے نتیجہ میں آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے والے ہوتے۔ لیکن قرآن کریم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس میں تحریف نہیں ہو سکتی۔ کوئی ردّ و بدل نہیں ہو سکتا۔ اس کی حفاظت خدا تعالیٰ خود فرمائے گا۔ ایک تو یہ تحریری صورت میں محفوظ ہے، گزشتہ 1500 سال سے محفوظ چلی آ رہی ہے، دوسرے لاکھوں حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے۔ اور پھر مجددین کے ذریعہ سے اس کی تعلیم پر عمل بھی ہمیشہ محفوظ رہا ہے۔ چاہے تھوڑے پیمانے پر رہا ہو اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی آمد کے بعد اس کی تعلیم کے مزید روشن پہلو نکھار کر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر فرمائے۔ اس لئے تعلیم کے بگڑنے کا تو سوال نہیں لیکن افراد کے بگڑنے کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر فرد کو بھی یہ تنبیہ کر دی گئی کہ اس تعلیم پر عمل کرو اور ان اعمال صالحہ اور نیکیوں کی طرف توجہ دو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہو گے۔ قرآن کریم میں یہ تنبیہ فرما دی کہ یہ قرآن کیونکہ نگران ہے اس لئے ہر فیصلہ اس کے مطابق ہونا چاہئے۔ نیکیوں کے معیار اب اس کے مطابق مقرر ہونے چاہئیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔

ایک دوسری جگہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ (المومنون:58) یعنی وہ لوگ اپنے ربّ کے رعب سے ڈرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ (المومنون:59) وہ لوگ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ (المومنون:60) اور وہ لوگ جو اپنے ربّ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہراتے۔ پھر فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ (المومنون: 61) اور وہ لوگ کہ جو بھی وہ دیتے ہیں اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس خیال سے ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔

یہ خصوصیات بیان کرنے کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ (المومنون:62) کہ یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اور وہ ان پر سبقت لے جانے والے ہیں۔

پس ان آیات میں نیکیوں میں بڑھنے والوں کی کچھ خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ دنیاداری ان کا مطمح نظر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ پہلے فرمایا تھا کہ تمہارا مطمح نظر بھلائی میں بڑھنا ہے بلکہ سب سے اہم چیز جن کی انہیں تلاش ہے وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق صرف ظاہری الفاظ کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خشیت ان کے دلوں پر قائم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رعب ان پر ہوتا ہے اور اس رعب اور ڈر کی وجہ سے اور اس تعلق کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ سے ہے وہ اس کے احکامات پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ان کو ہر وقت ہر کام سے پہلے اپنے وجود کا احساس دلا رہی ہوتی ہے۔ ہر وقت ان کے ذہن میں ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ایک ذات ہے جو ہر وقت مجھے دیکھ رہی ہے۔ وہ اپنے ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ قرآن کریم کی تمام پیشگوئیوں پر انہیں یقین ہوتا ہے۔ قرآن کریم ایک قائم رہنے والی کتاب ہے جس نے گزشتہ صحیفوں کو بھی درست کیا ہے یا تصدیق کی ہے اور آئندہ کے لئے بھی اسلام کے زندہ ہونے کے کچھ نشان ظاہر فرمائے اور اس زمانے میں مسیح موعود و مہدی موعود کا ظہور بھی ان نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کا انکار بھی اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا انکار ہے۔ آج مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت باوجود یہ دعا پڑھنے کے، صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحة:7) کہنے کے، یہ دعا مانگنے کے خدا تعالیٰ کے فرستادہ کا انکار کر کے مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ اور ضَآلِّيْن کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتا کر کہ دوسروں کے معاملات کے فیصلے بھی اب اس کتاب کے مطابق ہونے ہیں مسلمانوں کو توجہ دلا دی تھی کہ تم میں بھی اس کتاب پر ایمان کو کامل کرنے کی ہر وقت فکر رہنی چاہئے۔ صرف منہ سے نہیں، صرف قرآن کریم کو زبانی عزت دے کر نہیں بلکہ جو پیشگوئیاں ہیں ان پر غور کرتے ہوئے۔ جب بھی کوئی پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہو تو ایمان لا کر۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج یہ ایمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو مان کر پورا ہوتا ہے۔ اس کے بغیر یہ ہو نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں کہ: ”یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو ان کی تعلیموں کو جو قصے کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دے دیا ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پا سکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف ہی کی یہ شان ہے کہ وہ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۔ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ (الطارق:14-15) ”یعنی یقیناً وہ ایک فیصلہ کن کلام ہے اور ہرگز کوئی بیہودہ کلام نہیں“۔

فرماتے ہیں کہ ”وہ میزان مُهَيْمِن، نور اور شفا اور رحمت ہے۔ جو لوگ قرآن شریف کو پڑھتے اور اسے قصہ سمجھتے ہیں انہوں نے قرآن شریف نہیں پڑھا بلکہ اس کی بے حرمتی کی ہے۔ ہمارے مخالف کیوں ہماری مخالفت میں اس قدر تیز ہوئے ہیں؟ صرف اسی لئے کہ ہم قرآن شریف کو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ سراسر نور، حکمت اور معرفت ہے، دکھانا چاہتے ہیں۔ اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف کو ایک معمولی قصے سے بڑھ کر وقعت نہ دیں۔ ہم اس کو گوارا نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے، اس لئے ہم ان کی مخالفت کی کیوں پروا کریں۔ غرض مَیں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشف حقائق کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ بدُوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا اور مَیں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لئے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 113. جدید ایڈیشن)

پھر اللہ تعالیٰ نے آگے فرمایا کہ نیکیوں میں بڑھنے والے گروہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ کسی کو بھی اللہ کے مقابلے میں شریک نہیں ٹھہراتے۔ لیکن مسیح موعود کے زمانہ کے حالات بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ سورة الجمعة میں فرماتا ہے کہ مخفی شرک اس زمانے کے مسلمانوں میں اس حد تک نظر آئے گا کہ باوجود مسلمان کہلانے کے عبادت کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔ تجارتیں اور دل بہلاوے کی چیزیں انہیں نمازوں کی نسبت زیادہ پرکشش نظر آ رہی ہوں گی۔ بجائے نیکیوں میں بڑھنے کے وہ یہود و نصاریٰ کی طرح اسلام اور قرآن کی تعلیم کو بھلا رہے ہوں گے۔ عبادت کی طرف توجہ بھی کم ہوگی اور اعمال صالحہ کی بجا آوری کی طرف بھی توجہ کم ہوگی۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں مسلمانوں کی اکثریت اسی پر چلتی نظر آتی ہے۔ لیکن ہمیں بھی یہ بات دعوت فکر دیتی ہے کہ ہم بھی اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کہیں اپنے آپ کو اپنے نفس کے دھوکے میں تو نہیں ڈال رہے؟

پھر ایک نشانی یہ بتائی کہ نیکیوں میں بڑھنے والے اپنی دولت دونوں ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ

میں خرچ کرتے ہیں۔لیکن پھر بھی یہ خوف رہتا ہے کہ پتہ نہیں اس معیار پر پورے اتر بھی رہے ہیں یا نہیں جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔کہیں اُس معیار سے نیچے رہ کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے تو نہیں بن رہے؟ پس یہ باتیں ایسی ہیں جو پھر آگے باریک در باریک نیکیوں کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے حصول کے لئے نہ صرف ایک مومن کوشش کرتا ہے بلکہ ان میں بڑھنے کی بھی کوشش کرتا ہے اور جب یہ عمل ہوں گے تو تب ایک انسان اس خدا کی پناہ میں رہے گا جو ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے، جو قُدُّوْس ہے، جو سَلَام ہے، جو امن دینے والا ہے، جو مُھَیْمِنْ ہے، جو عَزِیْز ہے، جو ٹوٹے کام بنانے والا ہے، اور جو کبریائی والا ہے۔اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحشر میں کیا ہے۔پس اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم حاصل کرنا ہر مومن کا فرض ہے اور جب اس فہم کے حصول کی کوشش ہوگی تو تب ہی ایمان میں بھی مزید ترقی ہوگی۔

ایک روایت میں آتا ہے، علامہ طبرسی نے سورۃ الحشر کی آیت کے ضمن میں یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے اپنے حبیب رسول اللہ ﷺ سے اللہ کے اسم اعظم کی بابت پوچھا جس پر آپ نے فرمایا سورۃ الحشر کی آخری آیات کثرت سے پڑھنے کا التزام کرو۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس کسی نے بھی سورۃ الحشر کی آخری آیات رات یا دن کو تلاوت کیں اور اسی دن یا رات کو فوت ہو گیا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

وہ آخری آیات یہ ہیں۔هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ۔عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ۔ هُوَا لرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ (الحشر:23) اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غائب اور حاضر کو جانتا ہے، وہی بے انتہا کرم کرنے والا خدا ہے اور وہی بار بار رحم کرنے والا خدا ہے۔پھر اگلی آیت میں ہے۔۔ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ۔ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ۔سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (الحشر:24) وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے اور کبریائی والا ہے، پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

پھر فرمایا هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَا لْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔(الحشر:25) اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا موجد ہے اور ہر چیز کو اس کی مناسب سی صورت دینے والا ہے، اس کی بہت سی اچھی صفات ہیں، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کی تسبیح کر رہا ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ صرف تلاوت ہی نجات کے سامان پیدا نہیں کرے گی۔یقیناً تلاوت بھی ایک اچھا کام ہے۔اس کا حکم بھی ہے کہ قرآن کریم کی اچھے لحن میں تلاوت کی جائے۔لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو عبادت انسان کا مقصد پیدائش بتایا ہے لیکن اس کے باوجود بعض لوگوں کی عبادت کے بارے میں فرمایا کہ ان کی نمازیں ان پر لعنت ڈالیں گی۔کیوں؟ اس لئے کہ وہ دکھاوے کی عبادتیں ہیں یا دل سے ادا نہیں کی جا رہیں۔تو صرف تلاوت ہی نجات کا ذریعہ نہیں بنے گی۔صرف یہ آیات پڑھ لینا ہی نجات کا ذریعہ نہیں بنیں گی اگر ان پر غور نہ ہو۔اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھتے ہوئے، اس سے فیض پانے کی دعا نہ ہو، اس کے لئے کوشش نہ ہو، اپنی عبادتوں کے معیار بلند نہ ہوں، خالصتاً اس کے لئے ہو کر عبادت نہ کی جائے، اعمال صالحہ بجالانے کی طرف توجہ نہ کی جائے۔نیکیاں جو قرآن کریم میں درج کی گئی ہے، ان پر غور کرتے ہوئے ان کو بجالانے کی طرف توجہ نہ کی جائے تب تک صرف آیتوں کا پڑھنا کوئی فائدہ نہیں دے گا۔تو پھر خالص ہو کر اس کی تسبیح کی جائے، پھر یہ نیکی کے معیار بلند کرتی ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جو مَیں نے اقتباس پڑھا توجہ دلائی ہے۔پھر یہ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنے گی۔پس اس غائب اور حاضر کو جاننے والے خدا جو عالم الغیب والشہادہ ہے کے سامنے جب مومن جاتا ہے تو یہ سمجھ کر جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ہر فعل جو ایک مومن کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتا ہے اور اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے کرتا ہے، تو پھر ہی ان برکات سے مستفید ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات میں رکھی ہیں۔جن کے بارے میں حدیث مَیں نے پڑھی کہ یہ آیات پڑھو تو اللہ تعالیٰ بخشش کے سامان پیدا فرماتا ہے۔پس صرف منہ سے الفاظ ادا کرنا کافی نہیں اگر یہ بغیر غور و فکر اور عمل کے ہوں۔پس اس غور اور اس فکر اور اس مقام کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور اس کوشش کے ساتھ انسان یہ آیات پڑھے گا تو پھر اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والا ہوگا۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔ایسا ایمان اسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر بھی چڑھنے سے نہیں روکتا۔وہ خدا تعالیٰ کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔جب وہ اپنی رضا کو رضاء الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو علیمٌ بذات الصدور ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اتار لیتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح سلامت نکال لاتا ہے۔مگر ان عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں‘‘۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایمان میں کامل کرے اور اسے بڑھاتا رہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی صفات کا صحیح ادراک رکھتے ہوئے ہمیشہ نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہوئے اس کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتے چلے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:

دو افسوسناک خبریں ہیں۔ہمارے قادیان کے دو نوجوان گزشتہ دنوں وفات پا گئے تھے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ایک جامعہ احمدیہ قادیان کے طالب علم وسیم احمد تھے۔ان کی عمر 21 سال تھی جو قادیان کے قریب ایک نہر ہرچوال میں نہاتے ہوئے ڈوب گئے۔یہ بڑا تیرنے والا لڑکا تھا اور سمندر میں نہانے کی مہارت رکھتے تھے بلکہ لوگوں کو تیراکی سکھایا کرتے تھے۔لگتا ہے نہر میں نہاتے ہوئے کہیں چھلانگ لگائی ہے تو سر کسی چیز سے ٹکرایا ہے جس کی وجہ سے بیہوشی ہوئی ہے اور پھر پتہ نہیں لگا۔دو تین دن کے بعد لاش ملی۔اس وقت کوئی دیکھ نہیں رہا تھا۔فوری طور پر نکالا جاتا تو شاید۔بہرحال اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی۔عزیز موصی تھے اور بڑی دُور، لکش دیپ کے رہنے والے تھے۔ان کو کھلے سمندر میں نہانے کی بڑی مہارت تھی۔

دوسرے طالب علم عزیز حافظ اطہر احمد جو مکرم حافظ مظہر احمد طاہر صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ قادیان کے بیٹے تھے۔3؍اگست کو بعد نماز عشاء حافظ صاحب اپنے بیٹوں کے ساتھ اپنے کسی عزیز کو لینے کے لئے بٹالہ گئے، جب واپس آ رہے تھے تو قادیان سے کوئی 2-3 کلومیٹر پہلے سڑک پر ایک بڑا درخت تھا جو اچانک سڑک پر گر گیا اور گاڑی اس سے ٹکرائی، جس کی وجہ سے ایکسیڈنٹ میں یہ وفات پا گئے۔باقی بھی شدید زخمی ہوئے لیکن یہ طالب علم جس کی 19 سال عمر تھی وہاں فوری طور پر ان کی وفات ہو گئی اور یہ بھی حافظ قرآن تھے جیسا کہ مَیں نے کہا اور جامعہ احمدیہ میں اس سال داخل ہوئے تھے۔اللہ تعالیٰ دونوں نوجوانوں سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔

ابھی انشاء اللہ نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب مَیں ادا کروں گا۔

بقیہ:حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ
از صفحہ نمبر 13

ہوئے جماعت نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اس تحریک میں شمولیت کی تمنا میں کئی ایک بے اولاد جوڑوں کو بچے عطا ہوئے۔کل واقفین نو قریباً 26000 ہو چکے ہیں۔

......حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 88 سے زائد تحریکات فرمائیں۔اپنی زندگی کی آخری مالی تحریک غریب بچیوں کی شادی کے اخراجات کے لئے ایک فنڈ قائم کرنے کیلئے 21 فروری 2003ء کا خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے کی تھی۔ایک ہفتہ میں ایک لاکھ پاؤنڈ جمع ہو گئے۔28 فروری کے خطبہ میں آپؒ نے اس فنڈ کا نام "مریم شادی فنڈ" رکھا اور فرمایا:

......’’ امید ہے اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 4 اپریل 2003ء)

......1982ء ہجرت کے 19 سالوں میں دنیا بھر میں 35358 نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔

......حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی انتھک محنت نے اُن کی صحت پر برا اثر ڈالا تاہم آپؒ کام، کام اور کام میں مگن رہے۔بالآخر 19 اپریل 2003ء یہ بچوں اور بڑوں کا محبوب آقا جماعت کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔23 اپریل بروز بدھ آپؒ کے جسم اطہر کو اسلام آباد ٹلفورڈ میں امانتاً سپردِ خاک کر دیا گیا۔اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا حلف اٹھاتے ہوئے جو عہد فرمایا تھا اس پر تاریخ ساز عہد کی تاریخ گواہ ہے کہ آپؒ نے اس عہد کے لفظ لفظ کو کس اعلیٰ و ارفع انداز میں پورا فرمایا۔خدا اپنے اس برگزیدہ وجود کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے آمین۔

(بشکریہ:’’الہدیٰ‘‘ صدسالہ احمدیہ خلافت جوبلی نمبر مجلس انصاراللہ۔سویڈن)

بقیہ:مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

کی حالت بہت قابل رحم ہے آپ ان کو بھی ٹکٹ لا دیں۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑے ہوئے تھے کہنے لگے: کیا مَیں کوئی ایجنٹ ہوں کہ ٹکٹ لاتا پھروں۔ مگر آپ نے دوبارہ کہا کہ یہ رحم کا معاملہ ہے آپ ضرور کوشش کریں۔ اور اگر ان کے لئے نہیں تو کم از کم میری خاطر ہی ٹکٹ لا دیں۔ وہ واپس گئے اور تھوڑی ہی دیر میں غالباً سترہ ٹکٹ لے کر واپس آئے۔ آپ نے وہ ٹکٹ اور باقی روپے کھڑکی میں سے اس شخص کو پکڑا دیئے۔ شاید دوسرے ہی دن جب آپ اپنے نانا جان کے ساتھ (منصورہ نامی) جہاز پر سوار ہونے کے لئے گئے، اور جبکہ جہاز چلنے ہی والا تھا وہ نوجوان جہاز کے دروازہ پر ہی آپ کو ملا اور کہنے لگا: آپ نے اتنی دیر لگا دی جہاز تو چلنے والا ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی مزدوروں پر زور دے کر جلد جلد آپ کا اسباب جہاز میں رکھوایا اور پھر بڑی ممنونیت کا اظہار کیا کہ آپ نے بڑا احسان کیا جو ہمیں ٹکٹ لے کر دیئے ورنہ ہمارا اس جہاز پر سوار ہونا بالکل ناممکن تھا۔ آپ نے اس کا نام پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہ وہی (خالد) ہے جو مکّہ میں بحث مباحثہ کرا کے آپ کو مار دینے کی سازش میں شریک تھا۔ یہ 25/دسمبر کا واقعہ ہے۔

عربی زبان میں ایک چار صفحہ کا ٹریکٹ شائع کرنے کی تجویز

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ کے سفرِ حج سے واپس تشریف لانے کے بعد غالباً فروری 1913ء میں عرب ممالک کے لوگوں تک پیغام حق پہنچانے کے لئے ایک چہار صفحات کا ضمیمہ بزبان عربی اور ساتھ ہی اردو ترجمہ بھی شائع ہونا تجویز کیا گیا۔ اس کی ادارت کے لئے جناب سید عبدالحی عرب صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مصر، حجاز، بغداد اور عربستان، علاقہ ایران وغیرہ سے معززین کے پتے بھی حاصل کر لئے گئے۔ اور دوستوں میں تحریک کی گئی کہ اگر اس ٹریکٹ کے ایک ہزار خریداروں کی طرف سے سالانہ چندہ دو روپے کی ادائیگی کا وعدہ آ جائے تو ٹریکٹ جاری کر دیا جائے گا اور پہلا پرچہ سب صاحبان کے نام وی پی کیا جائے گا۔ اور عربی ضمیمہ ان کی طرف سے ان ملکوں میں روانہ کیا جائیگا۔ یا وہ چاہیں تو خود منگوا کر اور پڑھ کر کسی ملک کو روانہ کر دیں۔

(ماخوذ از حیات نور صفحہ 599-600)

بعد ازاں غالباً مئی 1913ء میں یہ قرار پایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ”مصالح العرب“ کے پورا کرنے کے واسطے اخبار بدر کے ساتھ ایک چار صفحات کا ضمیمہ عربی زبان میں معہ ترجمہ اردو شائع کیا جایا کرے اور عربی ممالک میں معززین کے نام بھیجا جایا کرے۔ غالباً اسی تجویز کا بعد ازاں نئے پیرایہ میں یوں فیصلہ ہوا کہ اخبار ہذا کا ایک ماہوار ایڈیشن عربی زبان میں نکالا جائے جس کی ادارت کے فرائض سید عبدالحی عرب صاحب ادا کریں۔ اس تجویز کو دوستوں نے بہت پسند کیا اور بعض احباب نے پیشگی چندہ بھی جمع کروا دیا۔

(ماخوذ از حیات نور صفحہ 619-620)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی مصر روانگی

مدرسہ احمدیہ کو عربی علوم کے چوٹی کے اساتذہ کی ضرورت تھی یہ خلا پُر کرنے کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے جولائی 1913ء کے آخری ہفتہ میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہوری کو عربی تعلیم کے حصول کے لئے مصر روانہ فرمایا۔

حضرت خلیفہ اوّل کی بیش قیمت نصائح

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہوری کی روانگی سے قبل مورخہ 5/جون 1913ء کو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے انہیں دو خطوط لکھ کر دیئے تھے جو بیش قیمت نصائح اور ہدایات پر مشتمل ہیں۔ ہم ذیل میں مبلغین اور طالبعلموں کے فائدہ کے لئے خصوصاً اور افراد جماعت کے لئے عموماً ان میں سے چند نصائح درج کرتے ہیں جو آج بھی مشعل راہ ہیں اور ان پر عمل کرنا بیش بہا برکتوں کا موجب ہوگا۔

ان نصائح میں آپ نے علم کی فضیلت اہمیت اور مختصر فہرست علوم و کتب بھی درج فرمائی نیز فرمایا کہ:

”طالبعلم کو چاہئے کہ علم محض للہ سیکھے، اور اللہ کی مدد لے کر او راللہ تعالیٰ میں ہو کر سیکھے۔ شریعت کے احکام کا عالم بنے اور فخر کرنے والا نہ ہو، نہ ہی بڑائی جتانے والا ہو۔ دوسروں سے علمی باتیں کر کے اپنا علم پکا کرتا رہے اور بار بار پڑھتا اور یاد کرتا رہے، اور ایک دن کا کام دوسرے دن پر نہ ڈالے“۔

”زبان بولنے سے اور سننے سے آتی ہے۔ صرف ونحو کے پڑھنے سے ہرگز نہیں آتی۔ کیا ہم نے پنجابی صرف ونحو پڑھ کر سیکھی ہے؟ کبھی صرف ونحو پر وقت ضائع نہ کرو“۔

”گاہے گاہے توفیق ملے تو مکّہ معظّمہ، بیت المقدس، اور دمشق، شام چلے گئے۔ ہر ہفتہ لکھ دیا کرو“۔

”کوئی عجیب بات اس سے عمدہ نہیں کہ دعائیں مانگو۔ اللہ تعالیٰ کو مددگار بناؤ، اسی سے یار و مددگار طلب کرو۔ میرے لئے صرف دعا“۔

”جدیدہ مطبوعات سے آگاہی، مفید کتاب کی نقل جو طبع ہونے والی نہ ہو۔ قیمت میں روانہ کروں گا“۔

(حیات نور صفحہ 631-632)

یہ تمام نصائح ہی بیش قیمت اور سنہری حروف سے لکھنے والی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ سے دعا، اسی کی خاطر علم کا حصول اور خلیفۂ وقت کے لئے دعا اور ہر نئی علمی اور تحقیقی خبروں سے اسے باخبر رکھنا اور خلیفۂ وقت کی خدمت میں ایسے امور کے ساتھ دعا کی غرض سے خطوط لکھتے رہنا ایسے بنیادی زرّیں اصول ہیں کہ جس کو ہمیں حرز جان بنا لینا چاہئے۔

حضور رضی اللہ عنہ کے دوسرے خط سے پتہ چلتا ہے کہ ابوسعید عرب صاحب ان دنوں وہاں بلاد عربیہ میں مقیم تھے کیونکہ حضور نے حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہوریؓ کو اس خط میں لکھا کہ ابوسعید عربی صاحب سے مل کر طریق تعلیم کے بارہ میں راہنمائی حاصل کریں۔

(حیات نور صفحہ 633)

دو عربوں کا قادیان میں ورود

ستمبر 1913ء میں دو عرب قادیان میں تشریف لائے۔ ایک نے خوش الحانی سے حضرت خلیفة المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو قرآن شریف سنایا جس سے حضور خوش ہوئے اور اسے نصیحت کی کہ ایک جگہ قیام کرنا چاہئے شہر شہر پھرنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

(حیات نور صفحہ 639)

یہاں قارئین کرام کی یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ یہ اس وقت کی باتیں ہیں جب عرب ملکوں سے تیل کی دولت ابھی نہیں نکلی تھی اور ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت ہونے کی وجہ سے تجارتی اور مادی احوال بہتر تھے اس لئے کئی عرب ہندوستان میں تجارت کی غرض سے آتے تھے اور بعض عرصہ دراز تک ادھر ہی رہائش اختیار کئے رکھتے تھے۔ نیز بعض سیاحت اور عربی زبان اور دینی علوم سکھانے وغیرہ کو بھی پیشہ بنا کر اس ملک میں قیام کرتے تھے۔ (باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿

قطعۂ تہنیت

(بر موقع ولادت باسعادت عزیزم سعد شریف احمد سلمہ اللہ ابن مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد سلمہ اللہ
حفید حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

سب نے پائی نویدِ جاں افزا
جب لی باد صبا نے انگڑائی
نور و نکہت سے بھر گیا آنگن
تہنیت نے کی خانہ آرائی
شکر و حمد و ثنا کے پیکر میں
زندگی ہر روش پہ اٹھلائی
اک گلِ نَو کی آمد سے
باغ احمدؐ پہ پھر بہار آئی
ایک سے دَہ ہزار ہونے کی
جو دعا تھی وہ پھر ثمر لائی

(جمیل الرحمٰن۔ ہالینڈ)

احمدیہ ہسپتال امبالے میں نئے تعمیر شدہ ”میٹرنٹی وارڈ“ کا شاندار افتتاح

(عنایت اللہ زاھد۔ امیر و مشنری انچارج یوگنڈا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ہسپتال امبالے میں 150 ملین شلنگ کے خرچ سے تمام سہولتوں سے مزین ”میٹرنٹی وارڈ“ جس کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ یوگنڈا کے دوران رکھا تھا مورخہ 23/مئی 2008ء کو صدر مملکت یوگنڈا کی اہلیہ نے اس کا افتتاح کیا۔

اس تقریب کی خبر ملک کے مشہور اخبار ”نیو ویژن“ جو لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتا ہے قبل از دوپہر اور پھر افتتاح کے بعد بھی نمایاں تصاویر کے ساتھ شائع کی۔ اس کے علاوہ مشہور اخبار ”ڈیلی مانیٹر“ نے بھی تصاویر کے ساتھ خبر شائع کی۔ نیز یوگنڈا ٹی وی نے بھی اس دن تفصیل سے اس تقریب کی خبر نشر کی اور دیگر ریڈیوز نے بھی اس خبر کو نشر کیا۔ اس تقریب میں فرسٹ لیڈی کے علاوہ ممبران پارلیمنٹ اور سفراء اور سرکاری و نیم سرکاری افسران نے شرکت کی۔

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ رفیع احمد صاحب نے ہسپتال کی مختصر تاریخ اور کارکردگی، نصرت جہاں سکیم کا تعارف اور ہسپتال میں موجود سہولتوں سے متعارف کروایا۔ اس کے بعد باری باری علاقہ کے سرکردہ افسران اور وزیر صاحبہ برائے صدارتی امور نے اپنے خطابات میں جماعت کے ہسپتال کی کارکردگی کو سراہا اور دلی شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد خاتون اول نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ عالمگیر کی قیادت کا دلی شکریہ ادا کیا اور امبالے کے لوگوں کو خوش قسمت قرار دیا کہ اتنی بہترین خدمت کرنے والے لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ اور جماعتی طبی خدمات کو سراہا اور کہا کہ جو بھی یوگنڈا سے محبت کرتا ہے ضرور اس جماعت سے محبت کرے گا۔ اور کہا کہ میری خوش قسمتی ہے کہ مَیں اس ونگ کے افتتاح کے لئے یہاں آئی ہوں۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے موصوفہ کو جماعتی کتب کا تحفہ اور صدسالہ خلافت جوبلی کے تحائف پیش کئے۔

اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کو بنی نوع انسان کی بہترین خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

✿✿✿✿✿✿

بقیہ:رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 2

نے خلفاء کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کا ایسا منتخب بندہ نہایت ارفع واعلیٰ مقام پر فائز کیا جاتا ہے تا وہ دنیا کی تاریکیوں کو پاش پاش کردے۔خلیفہ نبی کا عکس ہوتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کے چاروں خلفائے راشدین نے کامل وفا کے ساتھ آپ ﷺ کے مشن کو آگے بڑھایا۔ ہو بہو اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آپ کے تمام خلفاء نے آپ سے ویسی ہی عقیدت اور محبت کا اظہار فرمایا اور آپ کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنے سردھڑ کی بازی لگادی۔اس طرح نبی اکرم ﷺ کی وہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی جس میں آپؐ نے دورِ آخرین میں خلافت راشدہ کے جاری وساری ہونے کا ذکر فرمایا تھا۔

مکرم امام صاحب نے خلافت راشدہ کے سات نمایاں امتیازات کا ذکر کرنے کے بعد اس بات کو تفصیل سے بیان کیا کہ قرآن مجید میں خلافت کا انعام ایک دائمی وعدہ کے طور پر دیا گیا ہے اور دو شرائط ایمان اور عمل صالح سے مشروط ہے۔ حدیث نبوی سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ دورِ آخرین میں جب منہاج علی النبوۃ پر خلافت قائم ہوگی تو اس کا سلسلہ جاری رہے گا۔مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی لکھا ہے کہ یہ سلسلہ دائمی ہے اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

فاضل مقرر نے اس نکتہ کو تفصیل سے بیان کیا کہ دورِ آخرین میں قائم ہونے والی خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ دراصل خلافت راشدہ ہی کا احیاء اور دوبارہ قیام ہے۔اس بات کا ثبوت قرآن وحدیث سے بھی ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی اس کو صاف ظاہر کررہی ہے۔اس سلسلہ میں مکرم امام صاحب نے تاریخ احمدیت کے حوالہ سے دین اسلام کے استحکام، خوف کے امن میں بدلنے، مخالفین کی ناکامی اور جماعت کی روزافزوں ترقی کو بطور نشان پیش کیا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے احباب کو اس خلافت راشدہ سے پختہ تعلق رکھنے اور اپنی ذمہ داریاں اخلاص اور وفا کے ساتھ ادا کرتے چلے جانے کی پُرزور نصیحت فرمائی۔

حضور انور کی لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز صبح کے اجلاس میں علماء سلسلہ کی تقاریر کے بعد بارہ بجے حضور انور زنانہ جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے نے حضور انور کا استقبال کیا۔تمام حاضر خواتین اور بچیوں نے اپنے پیارے امام کا پُر جوش اسلامی نعروں سے استقبال کیا۔حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد حضور انور نے مکرمہ قرۃ العین ورک صاحبہ کو تلاوت قرآن کریم کے لئے ارشاد فرمایا۔سورۃ البقرۃ کی آخری آیات لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ تا آخر تلاوت کی گئیں اور ان کا ترجمہ پیش کیا گیا۔حضور انور کے ارشاد پر مکرمہ قرۃ العین بٹ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے نور سارا'' خوش الحانی سے پیش کیا۔

تقسیم اسناد و میڈلز

نظم کے بعد میڈلز اور اسناد کی تقسیم کی تقریب ہوئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ان طالبات کو قرآن کریم اور سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جنہوں نے گزشتہ سالوں میں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور حضرت بیگم صاحبہ نے ان کو میڈلز پہنائے۔ان خوش قسمت طالبات کے نام درج ذیل ہیں۔

آمنہ غوری صاحبہ (جی سی ایسی ای میں 8 اسٹار اور 3 اے سٹار)، مریم الماس کلیم صاحبہ (جی سی ایس ای میں 8 سٹار اور 3 اے)، جنت النساء ناصر صاحبہ (جی سی ایس ای میں 9 اے سٹار اور 2 اے)، قرۃ العین رضیہ جاوید صاحبہ (اے لیول میں 4 اے)، غزالہ احمد صاحبہ (اے لیول میں 3 اے اور اے ایس لیول میں 4 اے)، قانتہ نرگس قمر صاحبہ (کنگسٹن یونیورسٹی میں BA آنرز میں فرسٹ کلاس)، سارہ اکرم صاحبہ (کنگز کالج لندن سے Distinction کے ساتھ BDS)، مدیحہ اکرم اوپل صاحبہ (یونیورسٹی کالج لندن سے Msc آنرز میں فرسٹ کلاس)، شہلہ احمد صاحبہ (مانچسٹر بزنس سکول سے Distinction کے ساتھ Msc فائنانس)، فرح ناز چوہدری صاحبہ (سرے یونیورسٹی سے کونسلنگ اور سائیکالوجی میں Phd)، ساجدہ محمود صاحبہ (جرمنی کی منسٹر یونیورسٹی سے Himan Genetics میں Phd اور MRCP)، صدف بشارت صاحبہ (آزاد کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد سے Bsc میں پہلی پوزیشن) اور مسز حنا ناصر صاحبہ (کراچی یونیورسٹی سے Foof Science Technology میں Bsc میں دوسری پوزیشن)۔

مقابلہ مضمون نویسی میں پوزیشن حاصل کرنے والی خواتین کے لئے انعامات

خلافت جوبلی کے موقع پر مضمون نویسی کے مقابلہ میں خواتین میں اول دوم اور سوم آنے والوں کو بھی انعامات دیئے گئے۔اول انعام بریڈفورڈ کی ثمینہ حق صاحبہ کو۔دوم انعام نارتھمپٹن کی عنبرین ظفر صاحبہ کو اور سوم انعام نصیرہ غنی صاحبہ آف ناربری جماعت کو ملا۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ از صفحہ نمبر 16

دیئے گئے۔خدا تعالیٰ کی رضا کے راستے اس کے عبادت گزار بندے بننا اور نیک اعمال بجالانا ہیں۔ انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں تمہارے پیدا کرنے سے خدا کا مقصد اس کی عبادت ہے اور یہ کہ تم اللہ کے بن جاؤ اور دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔اپنے تمام کاموں کو دیکھو کہ ان میں خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔انسان کی پیدائش کی غرض اللہ کا قرب اور عرفان ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں عبادت رکھی ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر اس کا ذکر کیا ہے۔جب اللہ کی تخلیق پر ایک عابد بندہ فکر کرتا ہے تو مزید خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے بھی اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اپنی تحقیق میں قرآن کریم کی آیت سے رہنمائی حاصل کی۔ پڑھنے والے نوجوان خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں تو زیادہ فہم اور ادراک حاصل ہوگا۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جو سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں۔ جتنا ایک مومن قرآن کریم کی تعلیم، خدائی تخلیق، کائنات پر غور کرتا ہے تو وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اسی کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔عبادت کی ضرورت ہے۔عبادت میں سب سے اوّل نماز ہے۔ انسان ہر قسم کی ملونی اور شرک سے پاک ہو جائے۔ بہت توبہ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرے۔یہی نماز کا خلاصہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو نصرت عطا کرتا ہے۔

آج خدا تعالیٰ نے اپنے عبادت گزار بندوں سے خلافت کی نعمت کا وعدہ کیا ہے۔خلافت سے وہی لوگ فیض پائیں گے جو حقیقی عبادت گزار بندے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ عبادت گزاروں کے لئے، خلافت کے ذریعہ تمکنت دین کے سامان کرتا چلا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا 27 مئی کو خلافت جوبلی کے حوالہ سے سب جگہ جماعتوں نے پروگرام بنائے جو خلافت احمدیہ سے محبت کی علامت تھے بلکہ خلافت سے محبت کی ایک چنگاری تھی۔ اس چنگاری کو شعلوں میں بدلنے کی کوشش کریں۔ پھر ان شعلوں کو آسمان تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔یہی طریقہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ ہر ایک اپنے خدا سے اپنے سجدوں میں یہ عہد کرے کہ ہم اس نئے عہد کو ہمیشہ نبھائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کا یہ جلسہ بھی ہر ایک کو عبادت کی طرف توجہ دلانے والا ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے بعد سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تین بجکر چالیس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ سے احمدیہ پیس ولیج کے لئے روانہ ہوئے اور سوا چار بجے پیس ولیج پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست نشر کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں کینیڈا کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت ہزارہا میل کے بڑے لمبے سفر طے کرکے صد سالہ خلافت جوبلی کے اس تاریخ ساز جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے ہیں۔ وہاں امریکہ سے بھی احباب بڑی تعداد میں جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے ہیں اور بڑے لمبے فاصلے طے کرکے آئے ہیں۔

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کینیڈا کے اجلاس اوّل کی کارروائی جاری رہی۔

بعد سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پیس ولیج کی سیر

سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور "Peace Village" کی بشیر سٹریٹ پر پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔پیس ولیج کی دوسری گلیوں اور راستوں کی طرح بشیر سٹریٹ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا ہوا ہے۔ ہر گھر ایک دوسرے سے بڑھ کر خوبصورت معلوم ہوتا ہے، حضور انور کو دیکھتے ہی مرد، عورتیں اور بچے سبھی اپنے گھروں سے باہر آگئے، ہر ایک خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف سے اھلاً وسھلاً ومرحبا اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہورہی تھیں اور ہر گھر کے سامنے کھڑی فیملیز اپنے کیمروں سے حضور انور کی تصاویر بنا رہی تھیں۔آج جس طرح ان کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے۔ اپنے محبوب آقا کو اپنے درمیان، اپنے گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان لوگوں کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔

پندرہ منٹ کی اس سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ پیس ولیج کا سارا ماحول ہی بڑا روح پرور ہے۔ یہ ایام بہت ہی مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔اس امن کی بستی کا ہر مکین ہر مرد، عورت، بچہ، بوڑھا ان برکتوں سے فیضیاب ہورہا ہے۔ پیاسوں کی پیاس بجھ رہی ہے۔آنکھیں پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہورہی ہیں۔دل تسکین پارہے ہیں اور ایمان بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی اپنی رہائش گاہ سے اپنے دفتر یا نمازوں کی ادائیگی کے لئے یا کسی پروگرام کے لئے باہر جانے کے لئے تشریف لاتے ہیں یا واپس آتے ہیں تو ہر اس راستہ پر جہاں سے حضور انور نے گزرنا ہوتا ہے۔خواتین اور بچیوں اور بچوں کا ایک ہجوم جمع ہوتا ہے۔حضور انور کے مبارک چہرہ پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہوجاتے ہیں۔ ''حضور! السلام علیکم'' کی آوازوں کا ایک تلاطم برپا ہوجاتا ہے۔ایک ایک قدم پر سینکڑوں کیمرے چل رہے ہوتے ہیں اور ان چند گھڑیوں میں ہی ہزاروں تصاویر بن جاتی ہیں۔ جوان مکینوں کے لئے اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک انمول خزانہ

جلسہ سالانہ قادیان 2008ء

مورخہ 26، 27، 28 اور 29 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **117** ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے 26، 27، 28 اور 29 دسمبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔الحمد للہ علیٰ ذلک

احباب سے درخواست ہے کہ اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

ہیں۔ ان کے گھروں کی بھی زینت ہیں اور دلوں کی بھی زینت ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنے گھروں کو بھول گئے ہیں اور سارا سارا دن ان راہوں پر کھڑے گزار دیتے ہیں جہاں سے کسی وقت میں ان کے دل وجان سے پیارے آقا اور ان کے محبوب امام کا گزر ہونا ہے۔

اللہ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک کرے اور انہیں دائمی برکتوں کا موجب بنادے۔ آمین

28/جون 2008ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ میں خطاب تھا۔ حضور انور جلسہ گاہ (انٹرنیشنل سنٹر) جانے کے لئے ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو ایک عمر رسیدہ خاتون وھیل چیئر پر حضور انور سے ملنے کے لئے منتظر تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس خاتون سے حال پوچھا اور شرف زیارت عطا فرمایا۔

بعد ازاں جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجکر پچپن منٹ پر حضور انور کی لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی۔ خواتین نے نعرے بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ امۃ الحفیظ حنا صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرمہ نعمانہ مسرت صاحبہ نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ''ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے''۔ مکرمہ حنا حمید صاحبہ نے پیش کیا۔

مسجد کی تعمیر کے لئے لجنہ کا عطیہ

اس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی طرف سے ایک مسجد کی تعمیر کے لئے ایک ملین ڈالرز کا ہدیہ پیش کرتے ہوئے اپنے ایڈریس میں کہا۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کا ایڈریس

آج ہم اپنی خوش بختی پر نازاں ہیں۔ ہمارے سر خدا کے حضور سجدہ ریز ہیں اور ہماری زبانیں حمد اور شکر اللہ کے گیت گاتی ہیں کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک اور تاریخ ساز سال میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہم میں رونق افروز ہوئے ہیں۔ الحمدللہ علی ذالک۔

عاجزہ نہایت ہی ادب اور محبت کے صادق جذبوں کے ساتھ حضور انور کی خدمت اقدس میں ممبرات لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی جانب سے صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارک صد مبارک پیش کرتی ہے۔

سیدی! ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ کی یہ دلی خواہش تھی کہ ہم صد سالہ خلافت جوبلی کے بابرکت موقع پر خدا کے حضور شکرانے کے طور پر اللہ کی عبادت کے لئے ایک گھر، مسجد تعمیر کروائیں اور ہماری یہ خوش نصیبی ہے کہ حضور انور نے اسے ازراہ شفقت قبول فرمایا ہے۔

پیارے آقا! عاجزہ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی طرف سے آپ کی خدمت اقدس میں ایک ملین ڈالرز کا ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے۔ حضور انور ازراہ شفقت اسے قبول فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل خاص سے بہنوں کی اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ انہیں ایمان کی حلاوت نصیب کرے اور ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے اور ان کے اموال و اولاد میں برکت دے۔ آمین۔ اللہ ہمیشہ حضور کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی رکھے۔ آمین

صدر صاحبہ لجنہ کینیڈا نے یہ ایڈریس پیش کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک ملین ڈالر کا چیک پیش کیا۔ جس پر حضور انور نے فرمایا جزاکم اللہ تعالیٰ۔ نیز فرمایا یہ مسجد کہاں بنے گی جائزہ لینے کے بعد فیصلہ ہوگا۔ حضور انور نے صدر لجنہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اگر ایک ملین سے زیادہ خرچ ہوگا تو کیا آپ دیں گے؟ جس پر صدر صاحبہ لجنہ نے کہا جی ہم دیں گے۔

تقریب تقسیم ایوارڈ

اس کے بعد تقریب تقسیم ایوارڈ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں اور غیر معمولی کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو سندات عطا فرمائیں جبکہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے ان طالبات کو گولڈ میڈلز پہنائے۔ درج ذیل طالبات نے ایوارڈز حاصل کئے۔

جونیئر ہائی سکول: مہ پارہ ونیس، ماریہ اقبال، ارم زیدی، رمیزہ احمد، سدرہ حق، صبیحہ احمد، عطیۃ الکریم پراچہ، عنبر Purewal، رمیزہ شیخ، قرۃ العین، Nazurah Khokhar، ملیحہ جاوید، نورین خان، نتاشہ کھوکھر، طاہرہ ملک۔

ہائی سکول گریجوایشن: سعدیہ احمد، مدیحہ نسیم، فرحت امتیاز، نصرت مہوش جاوید، سارہ احمد، امۃ الشافی جاوید، مبارکہ باجوہ، حنا کاشف، میمونہ سرور، ملیحہ قریشی، دانیہ احمد۔

کالج: ناہید اقبال، شہلا حمید مرزا۔

انڈر گریجوایٹس (Undergarduate):

عائشہ بشیر چوہدری، آمنہ احمد بنت میاں منور احمد صاحب، آمنہ احمد بنت نبی احمد چٹھہ صاحب، فریحہ حمید، حنا کوثر احمد، Hira منیر، سدرہ عابد، سونیا چیمہ۔

گریجوایٹ ایوارڈز: صادقہ حفصہ، عائشہ باسط۔

پروفیشنل: عائشہ امتیاز، مدیحہ چوہدری، رابعہ امتیاز

تقریب تقسیم ایوارڈ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا لجنہ سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ آیت نمبر 112 کی تلاوت فرمائی۔

اَلتَّـآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبة:112)

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، خدا کی راہ میں سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے سب سچے مومن ہیں اور تو مومنوں کو بشارت دے دے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ ہے اس آیت کا ترجمہ جو مَیں نے تلاوت کی ہے۔ آج دو سال کے بعد پھر مجھے آپ سے براہ راست مخاطب ہونے کا موقعہ مل رہا ہے۔ مَیں نے امریکہ کے جلسے میں بھی یہ بات خواتین کے خطاب میں کہی تھی کہ عورتوں کی اہمیت کے پیش نظر باوجود اس کے کہ مردوں سے اب آواز اور ٹی وی پر تصویر کے ذریعہ خواتین کو آسانی سے مخاطب کیا جاسکتا ہے ایک علیحدہ تقریر یہاں رکھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ پھر بھی خواتین کی اہمیت کے پیش نظر خلیفہ وقت کی ایک علیحدہ تقریر خواتین میں رکھی جاتی ہے لیکن اس علیحدہ تقریر کا فائدہ تبھی ہوگا یا ہوسکے گا جب آپ میں سے اکثریت اس سے فائدہ اٹھانے والی ہو۔ اور فائدہ اٹھانا کیا ہے؟ ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی وقتی فائدے اور جوش سے اگر آپ متاثر ہوگئیں تو یہ کوئی چیز نہیں۔ عارضی طور پر آپ کی طبیعتوں میں بعض فقرات نے یا بعض باتوں نے جذباتی کیفیت پیدا کردی ہے تو یہ کوئی چیز نہیں۔ اس کا فائدہ تبھی ہے جب آپ مصمم ارادہ کرلیں۔ پکا ارادہ کرلیں اور اپنے آپ سے یہ عہد کرلیں کہ ہم نے اپنی زندگی اس نہج پر چلانے کی کوشش کرنی ہے جس پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہمیں چلانا چاہتے ہیں اور جس کی طرف آج ہمیں خلافت کی وجہ سے راہنمائی ملتی ہے۔ اس راہنمائی کو اپنی زندگی پر لاگو کرنا، اپنے بچوں کے دماغوں میں بٹھانا ہے ورنہ نہ ہی یہ تقریر فائدہ دے سکتی ہے اور نہ ہی کبھی تقریروں یا خطبات نے فائدہ دیا ہے۔ ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوشش کے ساتھ مدد مانگنے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو نصائح کا اثر ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس سب سے پہلی بات اللہ کے لئے خالص ہو کر اس کے فضلوں کی تلاش ہے ورنہ اب ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا میں کسی بھی جگہ کے خطبات آپ تک پہنچ جاتے ہیں۔ کینیڈا سے بھی مَیں سینکڑوں خط وصول کرتا ہوں۔ ان میں ذکر ہوتا ہے کہ فلاں جلسے کی کارروائی سنی اور فلاں خطبہ سنا یا فلاں پروگرام دیکھا تو دل پر اس کا بڑا اثر ہوا تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر کہ خلیفہ وقت کی باتیں دلوں پر اثر کرتی ہیں۔ لوگ سنتے ہیں اور نیک طبائع پر ان کا اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر تو نہ ہی سادہ الفاظ میں کہی گئی باتیں اثر کرتی ہیں، نہ علمی رنگ میں کہی گئی باتیں اثر کرتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرت ﷺ کو فرمایا کہ اے نبی تیری خواہش دنیا کو ہدایت نہیں دے سکتی بلکہ مَیں جسے چاہتا ہوں ہدایت دیتا ہوں۔ پس اس کے بعد تو کسی قسم کی گنجائش نہیں رہتی کہ کسی بھی ہدایت کی بات یا نیک بات کا اثر کسی کہنے والی کی لیاقت پر موقوف ہو یا کسی سننے والے کی قابلیت پر منحصر ہو۔ ایک نیکی کی بات جو بڑے بڑے قابل اور بظاہر علم رکھنے والوں کو سمجھ نہیں آتی لیکن وہی بات ایسے کم علم کو سمجھ آجاتی ہے جو خدا کا حقیقی خوف رکھنے والا ہو اور ہر لمحہ اس کا فضل مانگنے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا پس ایک احمدی عورت، ایک احمدی لڑکی جو مستقبل کی احمدی نسل کی ذمہ دار ہے اس کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ہر نیکی کی بات سن کر اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرے۔ اس کے فضل کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اس کے لئے سب سے اہم نسخہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے اس کے آگے جھکنا، اس کی عبادت کرنا، اس سے دعائیں مانگنا ہے۔ پس ان دنوں میں جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور جمعہ میں بھی اس طرف توجہ دلائی تھی، عبادت کی طرف، کہ عبادت پر زور دیں اور دعاؤں پر زور دیں یہ دو دن جو بقایا رہ گئے ہیں بلکہ ڈیڑھ دن، اس طرف توجہ دیں بجائے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے دعاؤں پر زور دیں۔ جس نیکی کی بات کو سنیں اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

حضور انور نے فرمایا میرے علاوہ بھی یہاں بہت ساری تقریریں ہوئی ہیں اور ہوں گی ان میں سے کئی علمی نکات مل جاتے ہیں، کئی تربیتی باتیں مل جاتی ہیں ان کو سمجھیں اور پھر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ یہ وہ حقیقی ہتھیار ہے اگر آپ اس کو اختیار کرلیں اور سمجھ جائیں تو آپ کے اندر وہ حقیقی انقلاب لانے کا ذریعہ بنے گا جس کے لئے عورتوں کا علیحدہ جلسہ بھی کیا جاتا ہے اور خاص طور پر اس جلسہ میں خلیفہ وقت کی تقریر کا پروگرام بھی رکھا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ جو آیت مَیں نے تلاوت کی ہے بظاہر مضمون کے لحاظ سے تسلسل چل رہا ہے۔ یہ مردوں سے مخاطب ہے لیکن اس آیت کا مضمون ایسا ہے جو عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ بعض مضامین میں مومنین کے لفظ کے ساتھ دونوں کو مخاطب کردیتا ہے اس میں مومنوں کی بعض خصوصیات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ توبہ کرنے والے ہوں یا توبہ کرنے والی ہو۔ جب عورت کے حوالہ سے بات کی جائے۔ یہ حکم صرف مردوں کے لئے نہیں کہ وہ توبہ کریں، عورتوں کے لئے بھی اسی طرح توبہ کرنے کا حکم ہے۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ توبہ کرنے والوں کے لئے بشارت ہے تو وہ کیا ہے اور کس قسم کی توبہ ہونی چاہئے۔

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا۔ اس میں چھوٹی برائیاں بھی ہیں اور بڑی برائیاں بھی ہیں۔ بعض بدعات بھی ہیں جو عورتوں میں رسم ورواج پاجاتی ہیں تو ہر ایک کو چھوڑنا جو بھی دین سے دور لے جانے والی ہو یا دین کی تعلیم کے خلاف ہو، وہ بدی ہے اور اس کا چھوڑنا ہر ایک پر فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ معیار ہے توبہ کا۔ ایک مصمم اور پکا ارادہ کرے کہ برائیوں اور تمام ایسی باتوں کی طرف ہم نے مائل نہیں ہونا جن کے نہ کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جب یہ سوچ ایک مومن کی ہوجاتی ہے ایک مومنہ عورت کی ہوجاتی ہے تو پھر اس کے لئے حکم ہے کہ کیونکہ توبہ پر قائم رہنا بھی خدا کے فضل پر موقوف ہے اس لئے اس کے فضل کو جذب کرنے کے لئے پھر عبادت کی ضرورت ہے اور جو اس کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے خدا تعالیٰ ایسے عبادت گزاروں کو بشارت دیتا ہے کہ وہ سچے مومن ہیں اور سچی مومنات ہیں اور عبادت کے جو طریق خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں ان میں سے سب سے اہم نماز ہے۔ اگر عورتوں میں نماز کی عادت ہو تو عموماً بچوں میں نماز کی عادت ہوتی ہے اور بچے نمازی نکلتے ہیں گویا ایسی عورتیں اور ایسی مائیں بچوں کو پروان چڑھا رہی ہوتی ہیں جو اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

اشرف المخلوقات کا اس دنیا میں آنے کا سب سے بڑا مقصد یہ بیان فرمایا ہے جیسا کہ مَیں نے کل خطبہ میں بھی بیان کیا تھا کہ وہ عبادت کرنے والا ہو۔ پس جن ماؤں نے اپنی نسلوں میں اس حقیقی مقصد کی پہچان کروادی ہے وہ نہ صرف اپنی ذاتی طور پر دنیا اور آخرت سنوارنے والی ہیں بلکہ اپنی نسلوں کے مستقبل بھی سنوار رہی ہوتی ہیں۔ نہ صرف خود ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں خداتعالیٰ بشارت عطا فرما رہا ہے بلکہ اپنی نسلوں کی بشارت کے سامان بھی پیدا کر رہی ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یہ عبادتیں وقتی اور عارضی نہیں ہوتیں بلکہ ایسے دلوں میں خداتعالیٰ کی پہچان اور اس کی عبادت کے معیار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ معیاروں کی تلاش شروع ہو جاتی ہے۔ تنگی اور آسائش ہر حالت میں وہ خداتعالیٰ کی حمد کرنے والی ہوتی ہیں۔ ہر انعام جو انہیں ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل پر اسے محمول کرتی ہیں نہ کہ اپنی کسی قابلیت پر۔ یہ حمد اور زیادہ انہیں خداتعالیٰ کی طرف جھکاتی ہے۔ وہ اس کی شکرگزار بندی بنتی ہیں۔ اگر کسی وجہ سے نامساعد حالات ہو جائیں، کوئی تکلیف دہ اور پریشانی والے حالات ہو جائیں، پریشانیوں کا دور لمبا چل جائے تب بھی وہ خداتعالیٰ سے شکوہ نہیں کرتیں، عبادتوں سے غافل نہیں ہوتیں بلکہ دعاؤں اور صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتی رہتی ہیں۔ اپنے بچوں کو بھی اپنی پریشانی کے حالات میں خداتعالیٰ کی حمد کرنے سے غافل نہیں ہونے دیتیں۔ بعض اوقات بعض عورتیں پریشانی کی وجہ سے بڑے مایوس کن حالات میں مجھے خط لکھ دیتی ہیں۔ تو مومن عورت کی یہ شان نہیں ہے۔ حقیقی مومنین کو اللہ تعالیٰ صبر اور برداشت کی طاقت عطا فرماتا ہے اور پھر حالات بہتر فرما دیتا ہے بشرطیکہ خداتعالیٰ کا دامن کسی بھی حالت میں نہ چھوڑیں۔

پھر اللہ تعالیٰ اس آیت میں مومنوں کی ایک یہ نشانی بتاتا ہے کہ وہ خدا کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ میں سے اکثریت جو یہاں آئی ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو اسائلم لے کر یہاں آئے ہیں اب یہاں آکر دنیا کما کر دنیاوی لحاظ سے بہتر ہوئے ہیں۔ مرد بھی کام کر رہے ہیں اور عورتیں بھی بعض جگہ کام کر رہی ہیں لیکن اگر آپ سوچیں تو آپ کے دل یہ گواہی دیں گے کہ اپنے ملک سے باہر نکلنا گو آپ کے لئے دنیاوی فائدے کا موجب بنا ہے لیکن باہر نکلنے کی وجہ دین تھی۔ آپ کے احمدی ہونے کی وجہ سے پاکستان میں حالات آپ پر تنگ ہوئے تو آپ نے ملک سے نکلنے کا سوچا اور پھر یہاں آکر بہت سوں کو اسائلم ملنا شروع ہوا۔ اس لئے کہ یہاں کی حکومت نے آپ کے لئے ہمدردی کے جذبات رکھتے ہوئے آپ کو یہاں رہنے کی اجازت دی۔ بہت سے ایسے ہیں جو حکومت پر بوجھ ہیں یا کسی بھی دنیاوی لحاظ سے اس ملک کے لئے فائدہ مند نہیں لیکن پھر بھی آپ کو یہاں رہنے کی اجازت ہے تو آپ کا یہاں آنا صرف اس لئے ہے اور حکومت نے آپ کو یہاں کی نیشنلیٹی یعنی شہریت صرف اس لئے دی ہے کہ بحیثیت فرد جماعت آپ اپنے ملک میں مظلوم ہیں۔ بعض کے بچوں اور خاوندوں کو ذہنی اور جسمانی اذیتیں دی گئیں۔ بس اس لحاظ سے آپ کا سفر خدا کی خاطر ہے۔ آپ کی ہجرت اس لئے ہے کہ آپ پر یا آپ کے خاوندوں یا بچوں پر زمانے کے امام کو ماننے کی وجہ سے سختیاں کی گئیں۔ پس اس بات کی آپ خود بھی جگالی کرتی رہیں اور اپنے بچوں کو بھی بتاتی رہیں کہ اس ملک میں آکر جو تمہیں اپنی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ مل رہا ہے بہت ساری سہولتوں سے تم استفادہ کر رہے ہو یہ اس لئے ہے کہ بحیثیت احمدی تمہیں اپنے ملک پاکستان میں محروم رکھے جانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اگر پاکستان میں مخالف حالات نہ ہوتے تو بہت سے احمدی جو شروع میں یہاں آئے، شاید باہر آنے کا سوچتے بھی نہ اور بہت سوں کو جن کے پاس کوئی پیشہ وارانہ مہارت نہیں ہے کوئی زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہیں، کسی پروفیشن میں اچھے نہیں ہیں یا کوئی اور وجہ نہیں جس سے امیگریشن ان کو مل سکے، حکومت پھر ان کو یہاں رہنے کی اجازت نہ دیتی۔ پس یہ بہتر حالات کا انعام جو آپ پر ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں ہجرت کرنے اور سفر کرنے کی وجہ سے دیا۔ اگر یہ سوچ آپ بھی رکھیں گی اور اپنے بچوں میں بھی اس خیال کو پیدا کریں گی کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی وجہ سے ہمیں خداتعالیٰ کا شکرگزار ہونا چاہئے کہ اس نے ہمیں ذہنی سکون بھی عطا فرمایا اور مالی کشائش بھی عطا فرمائی۔ اس شکرگزاری کے طور پر ہم اس کی حمد کرنے والی ہمیشہ بنی رہیں گی اور نظام جماعت کے ساتھ بھی پختہ تعلق رکھیں گی اپنی نسلوں میں بھی اس روح کو پیدا کریں گی کہ جماعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کئے ہیں اس لئے جماعت سے کبھی بے وفائی نہ کرنا۔ تو یقیناً آپ کا اس ملک میں آنا خداتعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائے گا۔ جس کا فیض آپ کی نسلیں بھی اٹھاتی چلی جائیں گی۔

حضور انور نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے حقیقی مومن ہیں اس بارے میں جیسا کہ مَیں نے کہا کل خطبہ میں بیان کر چکا ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مومنین کی خوبی یہ ہے کہ نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے۔ بس یہ پھر آپ کی ایک ذمہ داری بن گئی بلکہ بحیثیت عورت آپ کی دوہری ذمہ داری بن گئی کہ ایک تو یہ کہ اپنی نسل کی تربیت کرنی ہے دوسرے ان کو نیکیوں کے بارہ میں بتانا ہے برائی کے بارہ میں بتانا ہے۔ ان کو یہ بتانا ہے کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے، نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے خداتعالیٰ کی طرف جانے کے راستے کیا ہیں اور شیطان کی گود میں پڑنے سے بچنے کے طریقے کیا ہیں؟ دوسری بات یہ کہ آپ نے اپنے ماحول میں بھی نیکیوں کو پھیلانا ہے۔ اچھی باتیں اپنے بچوں کو سکھائیں گی تو جہاں اپنے بچوں کو اپنی ذات کے لئے کارآمد وجود بنا رہی ہوں گی۔ اپنے خاندان کے لئے نیک نامی کا باعث بنا رہی ہوں گی، جماعت کے لئے انہیں مفید وجود بنا رہی ہوں گی ایک اچھا شہری بناتے ہوئے ملک وقوم کا وفادار بنا رہی ہوں گی وہاں خداتعالیٰ کے فضلوں کا وارث بھی بنا رہی ہوں گی۔ ماؤں کو تو ان بچوں کی تربیت کا اہم فریضہ اللہ اور اس کے رسول نے سونپا ہوا ہے۔ ایک مومنہ عورت کا بہت زیادہ فرض بنتا ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دے۔ یہ ایک انتہائی اہم فریضہ ہے جو ایک احمدی ماں کو سرانجام دینا ہے۔ عورت کو اپنے خاوند کے گھر کا نگران بنایا گیا ہے۔ بچوں اور بچیوں کی تربیت کرنا اس لحاظ سے ماں کا فرض ہے۔ اچھی تربیت بچوں کو جنت کا اہل بنا دیتی ہے اور اگر اچھی تربیت نہ کی جائے تو وہی بچے برائیوں میں ملوث ہو کر اپنے آپ کو اس دنیا میں بھی جہنم میں جھونک رہے ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد پھر اللہ بہتر جانتا ہے ان کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ بدیوں کے پھر بدنتائج نکلتے ہیں۔ یہاں اس ماحول میں بچوں کو اگر شروع ہی سے برے بھلے کی تربیت نہ دی جائے تو بڑے ہو کر بچے پھر بات نہیں سمجھ سکتے۔

مَیں نے امریکہ میں بھی ایک مثال دی تھی اور یہ بڑی اہم بات ہے خاص طور پر بچیوں کی تربیت کے لئے وہاں کے ایک عہدیدار نے مجھے کہا کہ آپ پردے پر بڑا زور دیتے ہیں۔ مغربی معاشرے میں ہم کس طرح اسے لاگو کر سکتے ہیں۔ بعض بچیاں بات نہیں مانتیں۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ مَیں نہیں کہتا۔ قرآن کریم کا یہ حکم ہے اللہ کا یہ حکم ہے تو اگر اس حکم کو نہیں مان رہیں یا اس پر اچھی طرح عمل نہیں ہو رہا تو وہ میری نافرمانی نہیں کر رہیں بلکہ خداتعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر رہی ہیں۔ دوسرے یہ کہ مَیں نے انہیں کہا تھا کہ مغربی ماحول یا سکول اور اس قسم کے الفاظ کا نعرہ جو تم لوگ لگاتے ہو کہ ان کے ہوتے ہوئے کس طرح ہم یہ دینی حکم لاگو کریں، دینی شعار کو لاگو کریں تو یاد رکھیں کہ خدا جو غیب کا علم رکھنے والا ہے اسے آج کے حالات بھی پتہ تھے اور آج سے ایک ہزار سال کے بعد کے حالات بھی پتہ ہیں کہ کیا ہونے ہیں بلکہ قیامت تک اور اس کے بعد بھی جو انسان کے ساتھ ہونا ہے سب اس عالم الغیب خدا کے علم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو، وہ اس لئے فرمایا کہ بعض لوگ اپنے فرائض بھول جائیں گے اس زمانہ میں ان کو بھی یاددہانی ہوتی رہے۔ اپنی خواہشات کی پیروی کی طرف زیادہ نظر ہوگی۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی بجائے ترجیحات الٹ ہو جائیں گی۔ جس فیشن کو وہ وقت کی ضرورت سمجھتے ہیں یا اس کو وقت کی ضرورت سمجھتے ہوئے ایسی بچیاں اختیار کریں گی اور ایسی عورتیں اور کمزوری دکھائیں گی وہی ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے ہلاکت کا باعث بن جائے گی۔ جو مائیں بچپن سے ہی اپنے بچوں کے لباس کا خیال نہیں رکھیں گی وہ بڑے ہو کر بھی ان کو سنبھال نہیں سکیں گی۔ بعض بچیوں کی اٹھان ایسی ہوتی ہے کہ دس گیارہ سال کی عمر کی بچی بھی چودہ پندرہ سال کی لگ رہی ہوتی ہے ان کو اگر حیا اور لباس کا تقدس نہیں سکھائیں گی تو بڑے ہو کر بھی پھر ان میں کبھی تقدس پیدا نہیں ہوگا بلکہ بچی چاہے بڑی نہ بھی نظر آ رہی ہو، چھوٹی عمر سے ہی اگر بچیوں میں حیا کا یہ مادہ پیدا نہیں کریں گی اور اس طرح نہیں سمجھائیں گی کہ دیکھو تم احمدی ہو، تم یہاں کے لوگوں کے ننگے لباس کی طرف نہ جاؤ۔ تم نے دنیا کی راہنمائی کرنی ہے۔ تم نے اس تعلیم پر عمل کرنا ہے جو خداتعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اس لئے تنگ جینز اور اس کے اوپر چھوٹے بلاؤز جو ہیں ایک احمدی بچی کو زیب نہیں دیتے۔ تو آہستہ آہستہ بچپن سے ذہنوں میں ڈالی ہوئی بات اثر کرتی جائے گی اور بلوغت کو پہنچ کر حجاب یا سکارف اور لمبا کوٹ پہننے کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہو جائے گی ورنہ پھر ان کی یہی حالت ہوگی جس طرح بعض بچیوں کی ہوتی ہے۔ مجھے شکایتیں ملتی رہتی ہیں دنیا سے اور یہاں سے بھی کہ مسجد میں آتے ہوئے، جماعتی فنکشن پر آتے ہوئے تو سر ڈھکا ہوا ہوتا ہے اور بہت اچھا لباس پہنا ہوا ہوتا ہے اور باہر پھرتے ہوئے سر پر دوپٹہ بھی نہیں ہوتا بلکہ دوپٹہ سرے سے غائب ہوتا ہے سکارف کا تو سوال ہی نہیں۔

حضور انور نے فرمایا پس مائیں اگر اپنے عمل سے بھی اور نصائح سے بھی بچیوں کو توجہ دلاتی رہیں گی یہ احساس دلاتی رہیں گی کہ ہمارے لباس حیادار ہونے چاہئیں اور ہمارا ایک تقدس ہے تو بہت سی قباحتوں سے وہ خود بھی بچ جائیں گی اور ان کی بچیاں بھی بچ جائیں گی۔ اگر ہم اپنے جذبات کی چھوٹی چھوٹی قربانیوں کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ تو بڑی بڑی قربانیاں کس طرح دے سکتے ہیں۔ پھر اس طرح ماؤں نے لڑکوں کی تربیت بھی کرنی ہے۔ انہیں بھی اچھے اور برے کی پہچان سکھانی ہے۔ بعض بچے غلط قسم کی صحبت میں جا کر برباد ہو رہے ہیں اور ماں باپ ان کی حرکتوں پر پردہ ڈالتے ہیں بلکہ اگر کوئی ان تک ان نوجوانوں کی، ان کے بچوں کی شکایت کر دے تو برا مان جاتے ہیں حالانکہ وہ ان کے اپنے فائدہ کے لئے ہے ان کے بچے بگڑ رہے ہوتے ہیں بعد میں پھر روتے ہیں، خط لکھتے ہیں، دعا کے لئے کہتے ہیں۔

تو شروع سے ہی اپنے گھروں کی حالت کو دیکھنا ایک ماں کا کام ہے اور ایک احمدی ماں کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ اگر تربیت اچھی نہیں کر رہیں تو نہیں جانتیں کہ یہ لاڈ نہیں ہے جو اس بچے کے ساتھ کیا جا رہا ہے بلکہ ایسی مائیں پھر قتل اولاد کی مرتکب ہو رہی ہوتی ہیں۔ پس مومن کی اللہ تعالیٰ نے جو یہ نشانی بتائی ہے کہ معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں وہ یہی معروف ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے احکامات رکھے ہیں نیک اعمال کے، ان کو اختیار کیا جائے اور وہ تمام باتیں منکر ہیں جن کے نہ کرنے کا خداتعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ایک ماں اور ایک بیوی یہ عمل کر کے اگر وہ صحیح طرح تربیت کر رہی ہے تو اس امانت کا بھی حق ادا کر رہی ہوتی ہے جو اس کے سپرد ہے اور اپنی نسلوں کی حفاظت بھی کر رہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو کامل مومن ہیں اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ پس یہ بچے صرف آپ کے بچے نہیں، یہ جماعت کی امانت ہیں۔ ان کی صحیح تربیت کرنا ان کو نیکیوں کی طرف توجہ دلانا، ان کو برائیوں کے بھیانک انجام بتا کر ان سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ بعض ماؤں کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ ماؤں کا عارضی لاڈ پیار جو ہے کس قدر بھیانک نتائج پر منتج ہوتا ہے۔ پھر بحیثیت احمدی اپنے ماحول میں بھی نیکی کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کی ایک احمدی عورت کی ذمہ داری ہے۔ آپ کے اپنے کردار اور اعمال سے ماحول میں جماعت کا اثر قائم ہونا ہے اور ہوتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی عورت کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں کے بہتر حالات اسے اس بات سے غافل نہ کر دیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا نہ کرے یا ادا کرنے کی کوشش نہ کرے۔ احمدیت کا پیغام پہنچانے کا فریضہ آپ اس وقت تک صحیح طور پر سرانجام نہیں دے سکیں گی جب تک آپ اپنے آپ کو بھی ان تمام نیکیوں کا عملی نمونہ نہیں بنائیں گی جو قرآن کریم نے بیان فرمائیں اور ان تمام برائیوں سے نہیں بچیں گی جن سے بچنے کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے۔ جب تک آپ کے دل ہر قسم کے کینوں اور بغضوں سے ایک دوسرے کے لئے پاک نہیں ہوں گے۔ جب تک نظام جماعت کی اطاعت اور فرمانبرداری میں آپ آگے سے آگے قدم بڑھانے کی کوشش نہیں کریں گی اس وقت تک آپ اپنے فرائض ادا نہیں کر رہی ہوں گی اور یہی اس آخری حکم کا بھی مطلب ہے جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن وہ ہیں، یہ خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے ایمان کو خداتعالیٰ پیار کی نظر سے دیکھتا ہے جو ان کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی حدود وہ ہیں جن میں نیکیاں پنپ رہی ہیں، جن میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے معیار بلند ہو رہے ہیں۔ پس ان حدود کی حفاظت کرنا ہر

قائم شدہ 1952

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

مومن کے لئے ضروری ہے چاہے وہ عورت ہو یا مرد اور پھر ایسے لوگوں کی حفاظت خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ پھر شیطان کے حملے سے ایسے لوگ محفوظ رہتے ہیں، ان کی نسلیں محفوظ رہتی ہیں۔ پھر دنیا کی دلچسپیاں انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کیا ہیں۔ ایک حقیقی مومن جانتا ہے اور ایک حقیقی مومنہ جانتی ہے کہ وہ لائن کہاں سے شروع ہوتی ہے جہاں نیکیوں کے لبادہ میں شیطان کھڑا ہے۔ آدم اور حوا کو بھی شیطان نے نیکی کے دھوکہ ہی سے ورغلایا تھا۔ انہوں نے اگر غلطی کی تھی تو اس سوچ کے ساتھ کہ دائمی جنت کے وارث بنے رہیں۔ پس ہر عورت اور ہر ہوشمند بچی اس بات کا خیال رکھے کہ اس معاشرے میں تعلیم اور عقل اور روشن خیالی کے نام پر بہت سے شیطان ورغلانے کے لئے کھڑے ہیں۔ اگر ہر احمدی عورت اور لڑکی نے اپنی ذمہ داری کو نہ پہچانا، اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کے لئے ہر وقت تیار نہ رہی تو شیطان ان حدود میں داخل ہو کر ان کی دنیا و آخرت برباد کرنے کی کوشش کرے گا۔ پس شیطان سے بچنے کے لئے توبہ استغفار، نماز اور دوسرے نیک اعمال کو ایک کوشش سے بجالانے کی کوشش کریں تا کہ اللہ کی حدود پر آپ ہر وقت چوکس کھڑی رہیں۔ نہ ہی نیکی کے نام پر شیطان آپ کو کبھی ورغلا سکے، نہ ہی دنیاوی لذت اور چمک دکھا کر شیطان آپ کو اپنے مقصد پیدائش سے اور اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت سے غافل کر سکے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مومنوں کو ہوشیار کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (آل عمران:201) کہ اے مومنو! صبر سے کام لو اور صبر دکھاؤ اور سرحدوں کی نگرانی رکھو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حضرت مسیح موعودؑ اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ رباط لغت میں نفس اور انسانی دل کو بھی کہتے ہیں۔ فرمایا یہ اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے کہ انسانوں کے نفوس یعنی رباط بھی تعلیم یافتہ چاہئیں اور ان کے قویٰ اور طاقتیں ایسی ہونی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ کی حدود کے نیچے چلیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو ایسے حرب اور جدال کا کام نہ دے سکیں گے جو انسان اور اس کے خوفناک دشمن یعنی شیطان کے درمیان اندرونی طور پر ہر لحظہ اور ہر آن جاری ہے۔ جیسا کہ لڑائی اور میدان جنگ میں علاوہ قوائے بدنی کے تعلیم یافتہ ہونا بھی ضروری ہے اسی طرح اس اندرونی حرب اور جہاد کے لئے نفوس انسانی کی تربیت اور مناسب تعلیم مطلوب ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شیطان اس پر غالب آجائے گا اور وہ بہت بری طرح ذلیل و رسوا ہوگا۔ پس اس زمانے میں جو جنگ شیطان کے ساتھ ایک مومن کی ہے یہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں ہر مرد، عورت، بچے بوڑھے نے لازماً حصہ لینا ہے ورنہ ایمان خطرے میں پڑ سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس اس کے لئے جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اندرونی حرب اور جہاد کے لئے یعنی جنگ کے لئے نفوس انسانی کی تربیت اور مناسب تعلیم کی ضرورت ہے۔ یعنی ایسا جہاد جو نفس کی پاکیزگی کا جہاد ہے اس کے لئے تربیت اور تعلیم کی ضرورت ہے ورنہ جس طرح ایک غیر تربیت یافتہ فوجی میدان جنگ میں شکست کھا جاتا ہے مومن بھی شیطان سے شکست کھا جائے گا اور تعلیم اور تربیت کس طرح کرنی ہے؟ یہ تعلیم ہم نے قرآن کریم سے حاصل کرنی ہے اور پھر اس تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے جس سے ہمارا تزکیہ نفس ہو۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت اس وقت ہوگی جب حدود کا بھی پتہ ہو اور ان حدود کا پتہ چلتا ہے قرآن کریم سے۔ پس ہر گھر میں قرآن کریم کے پڑھنے کو رواج دینا اور اس کا مطلب سمجھنا، ترجمہ پڑھنا اور پھر اس پر عمل کرنا جس سے حقیقی تعلیم اور تربیت کا مقصد پورا ہو سکے یہ ضروری ہے۔ جس سے پھر تزکیہ نفس ہوگا اور جس سے اللہ تعالیٰ شیطان کے خلاف جنگ میں پھر اپنے فضل سے کامیابیاں عطا فرمائے گا۔ پس مائیں خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلائیں گو جماعتی نظام اور ذیلی تنظیمیں مردوں کے سپرد یہ کام کرتی ہیں لیکن گھر کی اصلی نگران جیسا کہ میں نے کہا عورت ہے۔ اگر اس کی کوشش شامل نہیں ہوگی تو کبھی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہو سکے گا۔ پس خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی حدود کی پہچان کروائیں اور پھر اس کی حفاظت کے لئے مسلسل کوشش کریں۔ یہی ایک چیز ہے جو پھر اگلی نسلوں کے محفوظ مستقبل کی ضمانت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت کے لئے، شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے ایک بہترین فوج آپ تیار کر رہی ہوں گی۔ وہ نسلیں اپنے بعد چھوڑ کر جائیں گی جو مومنین کی اس جماعت میں شامل ہوں گی جنہیں اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی حسنات کی بشارت دیتا ہے۔ اس زمانہ میں مومنین کی ایسی ہی یا یہی جماعت پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو اس دنیا میں بھیجا ہے۔ پس جہاں اپنے آپ کو جماعت میں شامل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کو اس فوج میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو شیطان کے خلاف کھڑا ہو کر سرحدوں کی حفاظت کرے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں چاہئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی تمہارے اخلاق عادات پابندیٔ احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ سے ٹھوکر کھاتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے، نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب پر مقدم رکھے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آجکل کے دور میں نفسانی اغراض بہت زیادہ غالب آنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ نفسانی اغراض کے ذریعہ شیطان انسان کے اندر گھسنے کی کوشش کرتا ہے یا ان اغراض کی وجہ سے شیطان تیزی سے انسان کی رگوں میں دوڑنے لگتا ہے۔ پس اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اللہ کو مقدم سمجھیں، اللہ کے احکامات پر عمل کریں، عبادتوں میں بھی بڑھیں اور دوسری نیکیوں میں بھی قدم آگے بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ اپنے آپ میں بھی اور اپنی نسلوں میں بھی ایک انقلاب پیدا کرنے والی بن جائیں۔ دنیاوی خواہشات آپ کو ہیچ نظر آنے لگیں اور ان مومنات میں شامل ہو جائیں جنہیں خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثریت نیکیوں میں بڑھنے والی، جماعت سے تعلق رکھنے والی اور خلافت سے وفا کرنے والی ہے۔ اپنے ساتھ ان کمزوروں کو بھی ملائیں جو اس پر عمل کرنے والی نہیں ہیں۔ یہ آپ میں سے ہر ایک کی ذمہ داری ہے۔ نیکیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا ایک یہ بھی ہے کہ اپنے ماحول میں اپنے اردگرد بھی نظر رکھیں۔ اپنوں کو بھی سمجھائیں اور غیروں کو بھی سمجھائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی اس روح کو اپنی نسلوں میں بھی پیدا کریں جو ایک مومن کے لئے ضروری ہے جس سے خلافت کے انعام کی آپ مستحق بنتی چلی جائیں گی تا کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے فیض یاب ہوتے چلے جائیں۔ آج اگر عورتوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیا تو انشاء اللہ اگلی نسلوں کی بہتری کے لئے اور آپ کی نسلوں میں خلافت کے انعام کے جاری رہنے کے لئے آپ ایک ضمانت بن جائیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب MTA پر Live نشر ہوا۔ مقامی ریڈیو FM پر بھی Live نشر ہوا۔ خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے خطاب کے بعد لجنہ جلسہ گاہ پُر جوش، ولولہ انگیز نعروں سے گونج اٹھی۔ بعد ازاں بچیوں نے کورس کی صورت میں نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ افریقن امریکن خواتین اور بچیوں نے اپنے لوکل انداز میں نظمیں پیش کیں۔ خصوصاً بچیوں نے نظم ؎ ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الّا اللّٰہ خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔

ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور احمدیہ پیس ویلج جانے کے لئے روانہ ہوئے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور پیس ویلج پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دیئے۔

پیس ویلج ۔ روشنیوں کی بستی

شام نو بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور احمدیہ پیس ویلج کی گلیوں، بشیر سٹریٹ، احمدیہ ایونیو اور ظفر اللہ خاں سٹریٹ پر پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

جونہی حضور انور نے سیر شروع فرمائی پیس ویلج کی گلیاں مرد و خواتین اور بچوں بچیوں سے بھر گئیں۔ راستہ کے دونوں جانب ہر گھر کے سامنے اس کے مکین اور ان گھروں میں مقیم مہمان کھڑے تھے، سارے گھر ہی روشنیوں سے مزین تھے۔ یہ امن کی بستی آج روشنیوں کی بستی بھی بنی ہوئی تھی۔ گھر بھی روشن تھے اور گھروں سے باہر درخت بھی جگمگا رہے تھے۔ کسی گھر پر رنگ برنگے بجلی کے روشن قمقموں کے ساتھ ''مبارک صد مبارک'' لکھا گیا تھا۔ تو کسی گھر پر صد سالہ خلافت جوبلی کے الفاظ درج تھے۔ کسی نے ''جی آیا نوں'' کے الفاظ کو مختلف رنگوں کے روشن قمقموں کا زیور پہنایا ہوا تھا۔ بعض گھروں پر بڑے بلبوں کے ساتھ 100 لکھا گیا تھا جو بہت دور سے جگمگاتا نظر آتا تھا۔

آج جہاں یہ بستی روشن تھی اس کے گلی کوچوں میں پیارے آقا کی آمد سے اس کے باسیوں کے چہرے بھی روشن تھے اور خوشی و مسرت سے تمتما رہے تھے۔ ہر چھوٹا بڑا خوش تھا۔ خواتین اپنے چھوٹے بچوں کو اٹھائے اور بعض اپنے نومولود بچوں کو گود میں لئے ہوئے آگے کرتیں کہ پاس سے گزرتے ہوئے حضور انور بچے کو پیار کریں۔ بعض کبھی آگے دوڑتیں اور کبھی پیچھے کی طرف دوڑتیں کہ کہیں موقعہ مل جائے اور حضور انور سے اپنے بچوں کو پیار کروالیں۔ حضور انور از راہ شفقت سب کے پاس سے گزرتے ہوئے بچوں سے پیار کرتے اور ان کے سروں پر ہاتھ رکھتے۔ ہر قدم پر تصاویر بن رہی تھیں۔ ایک بچی حضور انور کے پاس آگئی اور کہنے لگی کہ میں نے نظم سنانی ہے۔ حضور انور نے فرمایا سناؤ۔ چنانچہ اس بچی نے نظم ''قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا'' سنائی اور جب تک نظم مکمل نہ ہوئی حضور انور اس بچی کے پاس کھڑے رہے اور نظم سنتے رہے۔ اس کی والدہ خوشی سے پھولے نہ سماتی تھی کہ زہے قسمت زہے نصیب۔

احمدیہ ایونیو سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مکرم اکرم صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ اکرم صاحب حضور انور کے غانا میں قیام کے دوران وہاں مجلس نصرت جہاں کے تحت استاد رہے ہیں۔

احمدیہ ایونیو سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ظفر اللہ خان سٹریٹ سے ہوتے ہوئے اس قطعہ زمین کی طرف تشریف لے گئے جہاں مستقبل میں جماعت کے دفاتر اور ملٹی پرپز ہال وغیرہ بنانے کا پروگرام ہے۔ حضور انور نے امیر صاحب کینیڈا سے اس قطعہ زمین کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے۔ واپسی پر بھی حضور انور احمدیہ ایونیو سے گزرتے ہوئے مسجد بیت الاسلام تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج کینیڈا نے 9 نکاحوں کا اعلان کیا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

''یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو''۔ (کشتی نوح)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خلفائے احمدیت کا مختصر تعارف

حضرت مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ
(1928ء تا 2003ء)

ہمارے پیارے امام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کے حرم ثالث حضرت سیدہ اُمِ طاہر، مریم بیگم صاحبہ کے بطن سے 18 دسمبر 1928ء (5 رجب 1347ھ) کو پیدا ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے نانا حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کلرسیداں تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے ایک مشہور سید خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ بڑے عابد و زاہد اور مستجابُ الدعوات بزرگ تھے جنہوں نے 1901ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ آپؒ کی والدہ حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا بھی ایک نہایت پارسا اور بزرگ خاتون تھیں جو اپنے اکلوتے بیٹے کی تعلیم و تربیت کا بے حد خیال رکھتی تھیں اور اسے نیک، صالح اور عاشق قرآن دیکھنا چاہتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1944ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ اسی سال آپؒ کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں۔ بعد ازاں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی کی۔ آپ نے 1953ء میں جامعہ احمدیہ سے نمایاں کامیابی کے ساتھ شاہد کی ڈگری لی۔ 1955ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یورپ تشریف لے گئے اور لندن یونیورسٹی کے اسکول آف اورینٹل اسٹڈیز میں تعلیم حاصل کی جہاں سے اکتوبر 1957ء میں واپس آئے۔ مورخہ 5 دسمبر 1957ء کو حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ سے پڑھا۔ ان کے بطن مبارک سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیاں عنایت فرمائیں۔

واپسی کے بعد دینی خدمات میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ نومبر 1958ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے آپؒ کو وقفِ جدید کی تنظیم کا ناظم مقرر فرمایا۔ آپ نے بے حد محنت کی جس کے نتیجہ میں اس تنظیم نے تیز رفتاری سے ترقی کی۔ نومبر 1960ء سے 1966ء تک آپؒ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ رہے۔ 1960ء کے جلسہ سالانہ پر پہلی مرتبہ خطاب فرمایا اور اس کے بعد تاحیات سالانہ جلسوں میں خطاب فرماتے رہے۔ 1961ء میں افتاء کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے۔ 1966ء سے 1969ء تک صدر مجلس خدام الاحمدیہ رہے۔ 1970ء میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں جماعت کا مئوقف بتانے والی ٹیم کے ممبر تھے۔ 1979ء میں آپؒ صدر مجلس انصار اللہ مقرر ہوئے اور خلیفہ منتخب ہونے تک اس عہدہ پر فائز رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی وفات پر 10 جون 1982ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں زیر صدارت حضرت مرزا مبارک احمد صاحبؒ وکیل الاعلیٰ تحریک جدید منعقد ہوا جس میں آپؒ کو خلیفۃ المسیح الرابع منتخب کیا گیا اور تمام حاضرین مجلس نے انتخاب کے معاً بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا حلف اٹھاتے ہوئے جو خطاب فرمایا اس تاریخ ساز عہد کی تاریخ گواہ ہے کہ آپؒ نے اس عہد کے لفظ لفظ کو کس اعلیٰ و ارفع انداز میں پورا فرمایا۔ حلف کے الفاظ یہ تھے:

''میں اپنے حاضر و ناظر حیٌّ قیوّم خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ خلافت احمدیہ کو اپنا جزو ایمان مانتا ہوں اور ان تمام لوگوں کو جو خلافت احمدیہ کے خلاف ہیں گمراہ یقین کرتا ہوں۔ جہاں تک میرا بس ہے میں ہر ممکن کوشش کروں گا کہ خلافت احمدیہ تسلسل کے ساتھ قیامت کے دن تک قائم رہے۔ نیز میں پوری قوت ارادی کے ساتھ یہ کوشش بھی کروں گا کہ اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔ مَیں یہ بھی عہد کرتا ہوں اور یہ میرے فرائض منصبی میں شامل ہے کہ تمام لوگوں کے حقوق کی حفاظت کروں گا۔ بلا لحاظ اس سے کہ ان کا دنیاوی لحاظ سے مقام و مرتبہ کیا ہے۔ وہ امیر ہیں یا غریب یا مسکین، مرد ہیں یا عورت۔ میں یہ بھی عہد کرتا ہوں کہ کہ دلی خلوص، جذبے اور اپنی پوری قوت کے ساتھ، جماعت کے تعاون اور مدد سے قرآن کریم، محمد ﷺ کی احادیث، علم و عرفان اور برکات کو دنیا بھر کے لوگوں تک پہنچانے کی سعی کرتا رہوں گا۔''

عشق محمد ﷺ میں غرق انسان جس کی اکیس سال پر محیط خلافت کی تاریخ اپنی ذات میں ایک انجمن ہے۔ ایک ایسی بلند پایہ شخصیت جس نے اس تمام عرصہ چار دانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجایا اور اس کرۂ ارض پر بسنے والے کروڑوں احمدیوں کے دلوں پر حکومت کی۔ قدرت ثانیہ کے مظہر رابع حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی باوقار شخصیت ہر طرح منور، ہمہ گیر اور عظیم الشان صفات کی حامل ہے کہ اس پائے کے وجود صدیوں کے بعد دنیا کے پردے پر طلوع ہوا کرتے ہیں۔ آپؒ کے اس عہد زریں میں بیحد و حساب نئی برکات کا ظہور ہوا کہ انسان کی روح اور زبان خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دور خلافت میں تاریخی نوعیت کے بے مثال کام ہوئے ان میں سے چند ایک کارہائے نمایاں کا ذکر یہاں انتہائی اختصار سے درج ذیل ہے۔

✿...... 1982ء کے دورہ یورپ کے دوران آپ نے مسجد بشارت پیدرو آباد، سپین کا تاریخ ساز افتتاح کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ احمدیت کا پیغام امن و آشتی کا پیغام ہے اور محبت و پیار سے اہل یورپ کے دل اسلام کے لئے فتح کئے جائیں گے۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان اور قریباً دو ہزار کے قریب اہالیان سپین نے شرکت کی۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعے مسجد بشارت کے افتتاح کا سارے سپین بلکہ دوسرے ممالک میں بھی خوب چرچا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دور خلافت کے آغاز سے ہی مساجد کی تعمیر میں غیر معمولی دلچسپی لی۔ اسی سال امریکہ میں پانچ نئی مساجد اور پانچ مشن ہاؤسز کی تعمیر کی طرف توجہ دلائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب امریکہ میں مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ سمیت مساجد کی تعداد چالیس ہو چکی ہے۔ جرمنی میں آپؒ نے سو مساجد کا منصوبہ دیا جس پر تیزی سے عمل ہو رہا ہے۔ اسی طرح بیت الفتوح کے نام سے مورڈن لندن میں یورپ کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر آپ کے عہد میں ہوئی۔ ہجرت کے انیس سالوں میں دنیا کے مختلف ممالک میں............13065 مساجد کی تعمیر کی گئی۔ مشن ہاؤسز اور مراکز کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا۔ یورپ میں 148، امریکہ میں 36، کینیڈا میں 10 اور افریقہ میں 656 مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

✿...... 1982ء ہی میں آپ نے ''بیوت الحمد'' سکیم کا اعلان فرمایا۔ سپین میں خدا کا پہلا گھر مسجد بشارت بنانے کی خوشی میں شکرانے کے طور پر غریب اور ضرورتمند لوگوں کے لئے مکان بنانے کی اسکیم کا اعلان فرمایا۔ آپؒ کے عہد خلافت میں 87 کشادہ اور آرام دہ مکان بن چکے تھے۔ 500 افراد کو گھر کی حالت بہتر بنانے یا وسعت دینے کے لئے رقم دی گئی۔ قادیان میں بھی 37 بیوت الحمد تعمیر کئے گئے جہاں درویشانِ قادیان کے خاندان یا اُن کی بیوائیں رہائش پذیر ہیں۔

1983ء میں مشرق بعید کے دورہ کے دوران آپ نے سنگاپور، فجی اور آسٹریلیا میں مساجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

✿...... 26 اپریل 1984ء کو ایک پاکستانی صدر نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس پر عمل کرنے کی صورت میں احمدی کسی طرح بھی اپنے عقائد کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ خلیفۂ وقت کا کام تو احمدیت کی ترقی، پھیلاؤ اور تربیت ہے۔ اس حکمنامے سے یہ کام کرنا ناممکن تھا۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وطن سے ہجرت اختیار کی اور 30 اپریل 1984ء کو اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے ساتھ لندن پہنچ گئے۔ حضورؒ اور جماعت کے لئے یہ بڑا کڑا وقت تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ترقیات کے نئے نئے سامان پیدا فرمائے۔ حضورؒ بنفس نفیس واپس ربوہ نہ آ سکے مگر MTA کے ذریعے دنیا میں ہر جگہ آپؒ کا دیدار کیا جا سکتا تھا۔

✿...... 1984ء میں خلیفۂ وقت کی سرپرستی میں پہلا جلسہ سالانہ برطانیہ میں منعقد کیا گیا۔

✿...... حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جماعت احمدیہ کے قیام پر سو سال گذرنے کے شکرانے کے طور پر "صد سالہ جشن تشکر" کا ایک پروگرام ترتیب دیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں انتہائی جوش و خروش اور روحانی مسرتوں کے ساتھ سو ممالک میں تقریبات منعقد ہوئیں۔ معزز مہمانوں کو بلایا گیا۔ نمائشیں لگائی گئیں۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر خبریں شائع ہوئیں۔

✿...... 1991ء میں صد سالہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور رحمہ اللہ بنفس نفیس قادیان تشریف لے گئے۔ 1947ء کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ قادیان کی سرزمین پر خلیفۂ وقت نے قدم رکھے۔

✿...... 1982ء میں خلافت رابعہ کے آغاز کے وقت جماعت 80 ممالک میں قائم تھی جبکہ 2003ء میں حضور کی وفات کے وقت جماعت 175 ممالک میں مضبوطی سے قدم جما چکی تھی۔

✿...... حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1983 کے آغاز میں ہی اپنے متعدد خطبات جمعہ میں جماعت کو داعی الی اللہ بننے کی طرف توجہ دلائی کہ موجودہ زمانہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہر احمدی اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے میدان عمل میں اتر آئے۔

✿...... 1993ء میں حضور نے عالمی بیعت کا سلسلہ شروع فرمایا اور دس سالوں میں 16 کروڑ 48 لاکھ 75 ہزار 605 نئے افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ دور خلافت رابعہ میں کئی ممالک نے تربیتی اور تعلیمی پروگراموں کا آغاز کیا۔ اس میں سب سے اہم جلسہ ہائے سالانہ اور مجالس شوریٰ کا بہت سے ممالک میں اجراء تھا۔ اس کے علاوہ کئی ممالک میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور مجالس شوریٰ کا بھی آغاز ہوا، خدام و انصار کے یورپین اجتماعات کا آغاز ہوا۔

✿...... مورخہ 7 جنوری 1994ء کو حضور نے MTA کی باقاعدہ نشریات کا اعلان فرمایا۔

✿...... یکم اپریل 1996 سے ایم ٹی اے کی 24 گھنٹے کی نشریات کا آغاز ہوا۔ ایم ٹی اے جہاں بڑوں کے لئے علم میں اضافے اور سکون کا باعث بنا وہاں ہر فرد بشر اور خاص طور پر احمدی بچوں کی تربیت اور خلافت سے وابستگی کا ذریعہ بنا۔ اس کی وجہ سے تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔

✿...... 1995ء میں انٹرنیٹ پر احمدیہ ویب سائٹ قائم ہوئی۔

✿...... حضور کا سوئٹزرلینڈ میں خطاب بعنوان سچائی، علم اور الہام بعدازاں یہی مضمون حضور کی عظیم الشان کتاب: Revelation, Rationality, knowledge and Truth کی بنیاد بنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اس دور کے سلطان القلم تھے۔ آپؒ نے بیس کے قریب کتب تحریر فرمائیں۔ عظیم الشان خطبات، خطابات، خطبات جمعہ و جلسہ جات کے علاوہ MTA کے لئے 2724 پروگرام ریکارڈ کروائے۔ آپ کا ایک عظیم الشان کارنامہ قرآن مجید کا آسان فہم ترجمہ ہے جو ایسا دلنشین ہے کہ صرف پڑھنے کی چیز نہیں، حرزِ جان بنانے کی چیز ہے۔ حضور انورؒ کی انہی مصروفیات سے انگشت بدنداں رہ جاتے ہوئے انگلستان کے ایک مشہور رسالے سنڈے ٹائمز میگیزین نے حضور انورؒ کی دن بھر کے کاموں کی تفصیل بیان کی اور ان مصروفیات کے پیش نظر اپنے سلسلہ مضمون کا نام "A day in the life of..." سے بدل کر "A life in the day of..." کر دیا۔ جس سے یہ بتانا مقصود تھا کہ امام جماعت احمدیہ ایک ایک دن میں پوری پوری زندگی جتنا کام کرتے ہیں۔

✿...... حضور نے پاکستان کے شرپسند ملاؤں اور ظالم صدر ضیاء الحق کو بار بار متنبہ کرنے کے بعد 10 جون 1988ء کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اسی سال اگست میں ضیاء الحق کی عبرتناک ہلاکت کے ساتھ مباہلہ کا نشان عظیم الشان طور پر پورا ہوا۔

✿...... ہومیو پیتھی علاج بالمثل: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طریق علاج کو متعارف اور رائج کرنے میں غیر معمولی محنت فرمائی اور MTA پر مسلسل 198 پروگرام دیئے جن پر مشتمل کتاب بھی شائع ہوئی۔ دنیا بھر میں ہومیو پیتھک کلینک کھولنے کے انتظام فرمائے۔ صرف انڈونیشیا میں سو کے قریب کلینک ہیں۔

✿...... وقف نو اسکیم: جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر 3 اپریل 1987ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے اپنے بچوں کو پیدائش سے قبل دین حق یعنی اسلام کی خاطر وقف کرنے کا منصوبہ پیش فرمایا۔ یہ منصوبہ بہت دور رس اور فائدہ مند اثرات کا حامل تھا۔ آپؒ کی آواز پر لبیک کہتے

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اور سووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل و جرائد کی ترسیل نیز خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

نیپال، بھوٹان اور سکم میں تبلیغ

جماعت احمدیہ بھارت کے خلافت سوونیئر میں مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے قلم سے شامل اشاعت ایک مضمون میں تحریک جدید بھارت کے تحت نیپال، بھوٹان اور سکم میں تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

☆ ہندوستان کے صوبوں یوپی، بنگال اور بہار سے ملحق آزاد ملک نیپال کی آبادی دو کروڑ ہے۔ 1985ء میں کئی دشواریوں کے باوجود مبلغین احمدیت وہاں پہنچے اور ابتداءً دو مقامات پر مراکز تبلیغ قائم کئے۔ پھر مکرم مولوی مظفر احمد صاحب امروہی کی تبلیغ کے نتیجہ میں مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب پہلے احمدی بنے جو بعد میں نیشنل صدر نیپال ہوئے۔ پھر مزید کامیابیوں کے بعد پھلوریا اور کھلوچڑی میں بھی مراکز کھلے اور وہاں سے قادیان آکر کئی طلبہ نے جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین سے تعلیم حاصل کی۔ تبلیغ کا دائرہ وسیع ہوا تو مخالفت بھی شدید ہوتی گئی۔ ایک بار ایک مرکزی وفد جس میں خاکسار اور مکرم سید عبدالباقی صاحب سیشن جج شامل تھے پر مخالفین نے پتھراؤ کیا اور ہمیں پکڑ کر تھانہ لے گئے، ہمارے سکول کی رجسٹریشن کینسل کردی۔ ڈش TV چھین لیا۔ لیکن ہر جگہ خدا تعالیٰ کے فضل اور خلفاء کرام کی دعاؤں کے طفیل مخالفین بُری طرح ناکام رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر ایک وفد نیپال کے بالا افسران سے ملاقات کے لئے کاٹھمنڈو بھی گیا جس میں مکرم سید فضل احمد صاحب مرحوم سابق D.G بہار بھی شامل تھے۔ وفد نے وزیراعظم نیپال شری منموہن ادھیکاری جی سے بھی ملاقات کی جو ہمارے خدمت خلق کے کاموں سے بہت خوش ہوئے اور ان کاموں کو نیپال میں وسعت دینے کی خواہش ظاہر کی۔ الحمدللہ اس وقت نیپال میں پانچ سو سے زائد احمدی ہیں اور کئی جماعتیں قائم ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے کاٹھمنڈو اور اٹھری میں مراکز کیلئے دو شاندار عمارتیں اکاون لاکھ روپئے میں خریدی گئی ہیں۔ نیز ساڑھے سولہ لاکھ روپے کی لاگت سے نیپال کی پہلی احمدیہ مسجد ’’سلام‘‘ کی تعمیر پرسونی بھاٹا میں جاری ہے۔ قرآن مجید کا نیپالی ترجمہ شائع ہوچکا ہے جو مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب خالد مبلغ سلسلہ نے مکرم ڈاکٹر پریم کھتری صاحب Ph.D کے ساتھ مل کر کیا ہے۔ نیز ’اسلامی اصول کی فلاسفی‘، ’ہماری تعلیم‘ اور ’الوصیت‘ کے تراجم بھی شائع ہوچکے ہیں۔ نیپال میں ہماری N.G.O احمدیہ سنگھ نیپال کے نام سے رجسٹرڈ ہے جس کے تحت خون دان کیمپ اور خدمت خلق کے مختلف کاموں کا ہر سال انعقاد کیا جاتا ہے۔ دو جگہ ہومیوپیتھی ڈسپنسریاں بھی چلائی جارہی ہیں اور ایک جگہ شری مسرور پبلک مڈل اسکول قائم ہے جو باقاعدہ نیپالی گورنمنٹ سے منظور شدہ ہے۔

☆ ہندوستان اور چین کی سرحد سے ملحق بیس پچیس لاکھ آبادی پر مشتمل ایک چھوٹا سا خوبصورت اور سرسبز ملک بھوٹان ہے جہاں بدھشٹ حکومت ہے۔ یہاں تبلیغ کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ چنانچہ ہمارے مبلغین و معلمین امن کے پرچارک کے طور پر تبلیغ و تربیت کا کام کرتے ہیں۔

مکرم عبدالمومن راشد صاحب کو 1986ء میں اہل بھوٹان تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کیلئے بھوٹان کی سرحد پر واقع صوبہ بنگال کے شہر جے گاؤں میں بھجوایا گیا۔ انہوں نے بڑی محنت اور اخلاص سے کئی بھوٹانی افراد کو پیغام حق پہنچایا اور 1988ء تک اس علاقہ میں پہلی مسجد تعمیر کروائی۔ اس اثناء میں بھوٹان کے گردونواح میں چند بنگالی اور بھوٹانی احمدی بھی ہوئے۔ 2001ء سے مکرم مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب کا تقرر جے گاؤں میں ہوا۔ اِس وقت چار سرحدی مقامات پر احمدیہ مراکز موجود ہیں۔ بھوٹانی احمدیوں کی تعداد اڑہائی صد ہے۔ 2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی صاحب کو بھوٹان کا نیشنل صدر مقرر فرمایا۔ اس وقت موصوف کے علاوہ دس معلمین بھی بھوٹان بارڈر پر کام کررہے ہیں۔ بھوٹان کے اندر دو فیمیلیز احمدی ہوچکی ہیں جبکہ تین معلمین بھوٹانی نیشنل ہیں جو قادیان میں تربیت پاکر اپنے علاقوں میں کام کررہے ہیں۔ جے گاؤں مرکز میں خوبصورت مسجد اور لجنہ کے لئے ایک مسرور ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ صدر لجنہ بھی ایک بھوٹانی خاتون ہیں۔ یہاں 2005ء میں سالانہ کانفرنس منعقد کی گئی جس سے احمدیت کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہوئی۔ قرآن مجید کی منتخب آیات کا بھوٹانی زبان میں ترجمہ کیا جاچکا ہے۔

☆ سکم بھارت کے شمال مشرق میں چھ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ایک چھوٹا سا صوبہ ہے۔ 1975ء سے قبل یہ چین کے زیراثر تھا۔ اس کی آبادی قریباً ساڑھے پانچ لاکھ ہے جن میں اکثر بدھ اور ہندو ہیں۔ سیاحوں کے لئے سکم کشش کا مرکز ہے۔ سکم گورنمنٹ نے جماعت احمدیہ کو ایک فلاحی تنظیم کے طور پر تسلیم کیا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے صوبہ سکم کی نگرانی تحریک جدید کے سپرد فرمائی تو 1989ء میں مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد کو سکم میں مبلغ تعینات کیا گیا تو آپ نے مکرم مولوی حکیم رضاء الکریم صاحب معلم تحریک جدید کے ساتھ صوبائی دارالحکومت گنگٹوک کی معروف کشمیری شخصیت مکرم حبیب اللہ شاہ صاحب سے ملاقات کی۔ پھر وہاں غیراحمدی مخالفت پر اتر آئے اور انہوں نے مکرم مولوی رضاء الکریم صاحب کو قید کروادیا۔ جس پر محترم حبیب اللہ شاہ صاحب کی نے اُن کی مدد کی اور کچھ عرصہ کے بعد ان کی فیملی کے چار افراد احمدی ہوگئے نیز بعض دیگر افراد بھی جماعت میں شامل ہوئے۔ گنگٹوک میں احمدیہ مرکز قائم ہے۔ نیز سکم کے نواحی علاقوں پاکنگ اور بھوسک میں بھی احمدیہ مراکز قائم ہوچکے ہیں۔ تمام مراکز میں MTA کی سہولت موجود ہے۔ بلکہ سٹی کیبل والوں نے کیبل نیٹ ورک پر MTA کو بھی شامل کیا ہوا ہے۔ ہر سال تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کئے جاتے ہیں اور ہومیوپیتھی فری کیمپ کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

شذرات

جماعت احمدیہ بھارت کے خلافت سوونیئر میں بہت سے ایسے حوالے بھی دیئے گئے ہیں جن سے غیروں کی خلافت سے محرومی کے احساس کی شدّت اور خلافت کی ضرورت کی تڑپ محسوس کی جاسکتی ہے۔

☆ مولانا ابوالحسن علی ندوی (تعمیر حیات لکھنؤ):

’’اس وقت عالم اسلام خلافت کے اُس ضروری ادارے اور اُس مبارک نظام سے محروم ہے جس کے قیام کے مسلمان مکلّف بنائے گئے ہیں اور جس سے محرومی کا جرمانہ مختلف شکلوں میں ادا کررہے ہیں‘‘۔

☆ مولانا ابوالکلام آزاد (مسئلہ خلافت صفحہ 314):

’’تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو۔ وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن و سنت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں ان کی بلاچون و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں، اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں، صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ، صرف دل ہو جو قبول کرے۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے، ایک انبوہ ہے، جانوروں کا ایک جنگل ہے......‘‘۔

☆ جناب عنظریف شہباز ندوی

(ہفت روزہ نئی دنیا دہلی مارچ 1996ء):

’’خلافت اُس نظام کا نام ہے جسے خالق کائنات کے احکامات کے مطابق اُس کے فرمانبردار بندے چلائیں گے۔......آپ غور کریں گے تو لامحالہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ خلافت کے بغیر اسلام ادھورا رہ جاتا ہے۔ بلکہ نعوذباللہ لنگڑا لولا بن جاتا ہے اور اُس کے اپنی مکمل شکل میں جلوہ گر ہونے کیلئے خلافت علیٰ منہاج نبوت کا قیام انتہائی ضروری ہے‘‘۔

☆ مولانا عبد الماجد دریاآبادی نے فروری 1974ء میں اسلامی کانفرنس کے انعقاد پر اپنے اخبار ’’صدق جدید‘‘ میں ’’خلافت کے بغیر اندھیرا‘‘ کے عنوان کے تحت مضمون میں اظہارِ حسرت کیا۔

☆ پاکستانی ماہنامہ ’’سبق پھر پڑھو‘‘ نے اگست 1992ء کی اشاعت میں لکھا: ’’حقیقتاً تمام حکمرانوں نے وہی شکل اختیار کررکھی ہے جو دورِ جہالت میں قبائل کے سرداروں نے اختیار کررکھی تھی۔ اور جن سے اقتدار چھین کر رسول اللہ ﷺ نے ایک خلیفہ کے سپرد کیا تھا۔ قرآن و سنت سے ہماری یہ بڑی روگردانی ذلت و رسوائی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ جس سے اس وقت اُمّتِ مسلمہ دوچار ہے۔ حل ایک ہی ہے کہ خلافت کی گاڑی جہاں سے پٹڑی سے اُتری تھی وہیں سے اُسے پھر پٹڑی پر ڈال دیا جائے۔ واضح اور دوٹوک تشخیص کے بعد اُمّت کے تمام دُکھوں کیلئے ایک ہی شافی نسخہ ہے کہ خلافت کو اس دنیا میں پھر بحال کردیا جائے‘‘۔

☆ احیاء خلافت کی حالیہ تحریکوں میں سے ایک تحریک کے داعی چوہدری رحمت علی صاحب خلافت کی ضرورت اور اہمیت کا احساس کراتے ہوئے اپنی کتاب ’’دارالسلام‘‘ میں لکھتے ہیں: ’’نفاذ غلبۂ اسلام اور وجود وقیامِ خلافت لازم وملزوم ہیں۔ بالفاظ دیگر جیسے دن سورج کا محتاج ہے اور بغیر اندھیرے کے رات کا تصور ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح خلافت معرض وجود میں ہوگی تو اسلام کا نفاذ و غلبہ ممکن ہوگا ورنہ

ایں خیال است ومحال است وجنوں

......خلافت قائم تھی تو مرکزیت حاصل تھی، خلافت گئی تو انتشار و طوائف الملو کی نے ڈیرے آجمائے۔ خلافت تھی تو جملہ ذرائع و وسائل مجتمع تھے، خلافت عنقا ہوئی تو وسائل و ذرائع کی فراوانی بھی بے معنی و بے اثر ہوکر رہ گئی۔ خلافت تھی تو ہر ملک، ملکِ ماست بلکہ ملکِ خدائے ماست، والا منظر تھا۔ لیکن خلافت گئی تو محرومی و مجبوری بلکہ غلامی مسلمانوں کا مقدر بن گئی‘‘۔

☆ جناب ذوالفقار علی شاہ صفوی بریلوی (چراغ راہنمائے جہاں صفحہ 4) لکھتے ہیں: ’’اگر خلیفہ نہ ہوتو دنیا کی اصلاح کون کریگا؟ اسلئے خلیفہ کا ہونا اہم ہوُا ......مناسب ہے عوام الناس کو کہ اللہ کے خلیفہ کو تلاش کرکے اطاعت کریں، خلیفہ کا ہونا ہر وقت لازمی ہے‘‘۔

☆ علامہ الشیخ الطنطاوی الجوہری اپنی کتاب ’’القرآن والعلوم العصریہ‘‘ میں آیت اِستخلاف کو درج کرکے لکھتے ہیں: ’’مسلمانوں کے درمیان اتحاد کا طریق بیان کرنے کے بعد ہم نے پھر اس آیت کو دہرایا ہے۔ کیونکہ اس طریق کا علم ہمیں کتابِ عزیز سے ہوتا ہے اور اِس کے بغیر مسلمانوں کی کامیابی کا اور کوئی طریق نہیں۔ نہ ہی انہیں زمین میں خوشحالی اور طاقت حاصل ہوسکتی ہے اور نہ ہی حکومت میسر آسکتی ہے اور نہ ہی ان کا خوف امن سے تبدیل ہوسکتا ہے۔ مگر صرف اور صرف اس (خلافت) کے ذریعہ‘‘۔

☆ اہلسنت کا رسالہ ماہنامہ ’’جدوجہد‘‘ لاہور اپنی اشاعت دسمبر 1960ء میں لکھتا ہے: ’’سب سے بڑا ظلم جو مسلمانوں نے اپنی خودغرضی کی بناء پر کیا وہ یہ تھا کہ خلافت علیٰ منہاج (النبوۃ) کا سلسلہ ختم کرکے دم لیا۔ اور اُمّتِ مسلمہ کو بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح جنگل میں ہانک دیا کہ جاؤ، چرو، چگو، اپنا پیٹ پالو۔ صرف خلافت ہی ایک ایسا منصب تھا جو مسلمانوں کو منتشر ہونے کی بجائے ایک مرکز پر جمع رکھتا اور ایک نصب العین مقرر کرکے ان کی تنظیمی قوت کو محفوظ رکھتا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ ان اعلیٰ روایات کے ہوتے ہوئے بھی مسلمانوں نے خلافت کی قبا چاک کرکے جابر سلطانی کا سلسلہ شروع کردیا اور امت کا شیرازہ اپنے ہاتھوں سے بکھیر دیا۔ ......آج کل صرف اسماعیلی فرقہ اور احمدیہ جماعت دو ایسے فرقے ہیں جو خلافت علیٰ منہاج (النّبوۃ) کے اصول پر چل رہے ہیں اور باقی لوگ وہ ہیں جن کے ٹکڑوں پر مُلّاں لوگ پل رہے ہیں۔ کیا باقی مسلمان جو اکثریت میں ہیں اور تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ایک خلافت اسلامیہ قائم نہیں کرسکتے؟‘‘

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

5th September 2008 –11th September 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 5th September 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:35 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 9, recorded on 7th February 1987.
03:30 AL Maaidah: a cookery programme teaching how to prepare Kebabs.
03:55 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
05:15 Tahir Heart Institute: a documentary about the Tahir Heart Institute in Rabwah.
05:30 MTA Variety: a discussion on the prophecies in the Bible about the Holy Prophet Muhammad (saw).
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:00 Siraiki Service
08:50 Indonesian Service
09:50 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded 13th February 1987.
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:25 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:25 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05 Friday Sermon [R]
17:40 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:45 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:45 MTA International News [R]
21:20 Dars-ul-Qur'an [R]
23:05 Friday Sermon [R]

Saturday 6th September 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
02:20 Seerat-e-Sahaba Rasool (saw)
03:05 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:10 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded 13th February 1987.
06:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:30 Friday Sermon
10:00 Indonesian Service
11:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 11, recorded on 14th February 1987.
12:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:30 MTA Variety
15:30 Seerat-un-Nabi (saw): A programme about the life of the Holy Prophet (saw).
16:30 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, Hani Tahir and Mustapha Sabit.
20:30 MTA International News
21:05 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 11, recorded on 14th February 1987.

Sunday 7th September 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 11, recorded on 14th February 1987.
03:05 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
03:30 Seerat-un-Nabi (saw): A programme about the life of the Holy Prophet (saw).
04:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:30 Children's Class with Huzoor recorded on 26th May 2007.
09:35 Indonesian Service
10:50 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 12, recorded on 20th February 1987.
12:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bengali Reply to Allegations: a discussion in Bengali replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jamaat. Presented by Feroz Alam.
14:10 Learning Arabic: lesson no. 10
14:35 Children's Class with Huzoor, recorded on 26th May 2007.
15:45 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). [R]
17:00 Seerat-un-Nabi (saw)
17:50 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:50 MTA International News
21:20 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). [R]
22:30 Learning Arabic: lesson no. 10 [R]
23:00 Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Monday 8th September 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
02:30 Learning Arabic: lesson no. 10
03:05 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:05 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 20th February 1987.
05:20 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:40 Bustan-e-Waqfe Nau class held with Huzoor. Recorded on 27th May 2007.
09:55 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Muhammad Kareem-Uddin Shahid on the topic of Islam and Peace.
10:25 Indonesian Service
11:30 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 13, recorded on 22nd February 1987.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:45 Turkish Service
15:20 Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th July 2007.
16:05 Seerat-un-Nabi (saw)
16:45 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:30 MTA International News
21:00 Dars-ul Qur'an [R]
23:00 Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 9th September 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
02:00 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd February 1987.
04:00 Seerat-un-Nabi (saw)
04:35 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
05:15 Friday Sermon: recorded on 13th July 2007.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
09:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 10th June 2007.
10:15 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st January 1987.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:15 Bangla Shomprochar
14:15 Jalsa Salana Belgium: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th June 2006.
15:10 Ramadhan Issues: discussion programme presented by Zaheer Ahmad Khan, Shabbir Ahmad Saqib and Mubashar Ahmad Kahloon about issues relating to Ramadhan.
15:40 Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:15 News Review Special
16:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
17:55 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:50 Arabic Service
19:50 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
21:00 Jalsa Salana Belgium: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th June 2006. [R]
21:50 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd January 1987.

Wednesday 10th September 2008

00:00 Tilaawat & MTA News
01:50 Seerat-un-Nabi (saw): a discussion on the Holy Prophet Muhammad (saw) love for Allah the Almighty.
02:30 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
03:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor recorded on 10th June 2007.
04:30 Jalsa Salana Belgium: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th June 2006.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class Huzoor recorded on 2nd June 2007.
09:45 Indonesian Service
10:45 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 15, recorded on 1st March 1987.
12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:20 Bangla Shomprochar
14:20 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Atta-ul Mujeeb Rashid about the companions of the Promised Messiah (as).
14:50 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), on the topic of the Islamic concept of Jihad. Recorded on 15th February 1985.
15:55 Attractions of Australia
16:35 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:30 Arabic Service
18:40 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th October 1995.
19:45 MTA International News
20:15 Seerat-un-Nabi (saw)
20:50 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 15, recorded on 1st March 1987. [R]
22:00 Jalsa Salana Speeches [R]
22:30 Friday Sermon [R]

Thursday 11th September 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:55 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 15, recorded on 1st March 1987.
03:15 Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:15 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 15th February 1985.
05:30 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Atta-ul Mujeeb Rashid about the companions of the Promised Messiah (as).
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
08:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 3rd June 2007.
09:45 Indonesian Service
10:40 Al Maaidah: cookery programme teaching how to prepare various dishes.
11:05 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 16, recorded on 6th March 1987.
13:00 Tilaawat
13:10 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
14:15 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking Friends.
15:15 Seerat-un-Nabi (saw): a discussion programme about the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
16:20 Tilaawat
17:25 MTA Variety: a discussion on the prophecies regarding the Holy Prophet Muhammad (saw) in the Bible.
17:55 Al Maaidah: cookery programme teaching how to prepare various dishes.
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:05 Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). [R]
23:00 Tilaawat [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT***

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 29 August , 2008 | Issue No. 35

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو نصرت عطا کرتا ہے۔
خلافت سے وہی لوگ فیض پائیں گے جو حقیقی عبادت گزار ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ)

اگر عورتوں میں نماز کی عادت ہو تو عموماً بچوں میں نماز کی عادت ہوتی ہے۔

مائیں اگر اپنے عمل سے بھی اور نصائح سے بھی بچیوں کو توجہ دلاتی رہیں گی کہ ہمارے لباس حیادار ہونے چاہئیں اور ہمارا ایک تقدس ہے تو بہت سی قباحتوں سے خود بھی بچ جائیں گی اور ان کی بچیاں بھی بچ جائیں گی۔

ہر گھر میں قرآن کریم پڑھنے کو رواج دینا اور اس کا مطلب سمجھنا، ترجمہ پڑھنا اور پھر اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی روح کو اپنی نسلوں میں پیدا کریں۔

(کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب)

کینیڈا کے جلسہ کے افتتاح کے موقع پر پرچم کشائی۔ خطبہ جمعہ۔ لجنہ اماء اللہ کی جلسہ گاہ میں خواتین سے خطاب، تقسیم ایوارڈز۔ پیس ویلج کی سیر

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

27/جون 2008ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر مسجد بیت الاسلام میں پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے بتیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ امسال جماعت احمدیہ کینیڈا کا یہ جلسہ سالانہ ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کا جلسہ سالانہ تھا۔ جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے۔

جلسہ گاہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے جماعت کینیڈا نے ''انٹرنیشنل سنٹر'' میں بعض بڑے وسیع و عریض ہالز حاصل کئے ہوئے تھے۔ یہ انٹرنیشنل سنٹر شہر ٹورانٹو کے جنوب مغرب میں واقع مسی ساگا شہر اور ٹورانٹو ایئرپورٹ کے نزدیک ایک بہت وسیع و عریض نمائش گاہ ہے۔ اس میں پانچ بڑے وسیع ہال اور متعدد چھوٹے ہال اور دفاتر اور دیگر تمام سہولتیں موجود ہیں۔ اس سنٹر کے ہال نمبر 5 میں مردانہ جلسہ گاہ جبکہ ہال نمبر 3 میں لجنہ جلسہ گاہ بنائی گئی تھی جبکہ ہال نمبر 4 میں مرد احباب کے لئے اور ہال نمبر 2 میں خواتین کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

ان ہالز میں مختلف جگہوں پر جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات کے دفاتر تھے۔ کتابوں کی نمائش کا سٹال جلسہ گاہ والے ایئرکنڈیشن ہال میں لگایا گیا تھا۔ سٹیج کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور اس کے پیچھے ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کے لوگو پر مشتمل ایک بڑا بینر لگایا گیا تھا۔ ہال کی دیواروں پر بھی مختلف بینرز سجے ہوئے تھے۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ جبکہ درمیان میں نرم کارپٹ بچھا کر نیچے زمین پر بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

مردانہ جلسہ گاہ جس میں نماز جمعہ کا انتظام کیا گیا تھا، اس ہال کا رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ ہے اور اس ہال میں 15 ہزار کے قریب آدمی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

پرچم کشائی

دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ پیس ویلج سے جلسہ گاہ انٹرنیشنل سنٹر کے لئے روانہ ہوئے۔ دو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے۔ جہاں سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جبکہ امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کی آمد کے ساتھ ہی MTA کی Live نشریات شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی تقریب بھی Live نشر ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج میرے اس خطبے کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک لمبے عرصہ سے جلسوں کے انعقاد کی وجہ سے جو دنیا کے ہر ملک میں ہوتے ہیں جہاں جماعت قائم ہے، ان جلسوں کے مقصد اور روایات سے اچھی طرح واقف ہو چکی ہے۔ جبکہ MTA نے تو ہر احمدی کو دنیا کے ہر ملک سے جلسوں کے نظارے دکھا کر ایک وحدت میں پرو دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کا مزاج دنیا کے ہر خطے اور ہر قوم میں آپ کو ایک جیسا نظر آئے گا اور وہ ہے نیکیوں میں آگے بڑھنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش اور جب تک کسی بھی احمدی میں یہ کوشش جاری رہے گی وہ جماعت کا ایک فعال رکن بنا رہے گا۔ ان کے چہروں پر وہ آثار نظر آئیں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف قدم بڑھانے والے لوگوں میں نظر آتے ہیں اور نظر آنے چاہئیں۔ ایسے مومنوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ اس قسم کے عبادالرحمٰن پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنی جماعت کو ایسے مومن بننے کی طرف توجہ دلائی جو خدا کی راہ میں حقیقی مومن ہیں۔

حضور انور نے فرمایا حقیقی مومن جن کی غرض خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے ہیں۔ ہمارے سجدے اور ہماری عبادتیں اس معیار پر ہونی چاہئیں کہ جن سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ ہماری عبادتیں صرف کھوکھلی عبادتیں نہ ہوں۔ اسی مقصد کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کا سلسلہ شروع کیا۔ جب تک کہ دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے ظاہری سجدہ ہیچ ہے۔ دل کا قیام، رکوع اور سجدہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا ہمیں ان دنوں میں فروتنی کے سجدوں کی تلاش کرنی چاہئے تاکہ ہماری عبادتوں کے معیار بلند ہوتے چلے جائیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ نے وہ خواص اور قویٰ عطا فرمائے ہیں جو کسی دوسری جاندار مخلوق کو نہیں

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں